بدعات کی تردید میں

آٹھ مفید رسالے

علامہ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

Www.IslamicBooks.Website

بدعات کی تردید میں

آٹھ مفید رسالے

تالیف:

علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ:

صفیر احمد عبدالغنی سراجی

Maktaba Al-Faheem
Mirzahadipura Chowk
Mau Nath Bhanjan 275101 U.P
Ph:222754 Fax:221107®221895

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ضابطہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کاپی رائٹ
ایکٹ کے مطابق کاروائی کی جائے گی

نام کتاب	:بدعات کی تردید میں آٹھ مفید رسالے
نام مؤلف	:شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
کمپوزنگ	:ش، انصاری (فہیم بک سیلر) مئو
طابع وناشر	:**مکتبہ الفہیم مئو**
سال اشاعت دوم	:مارچ ۲۰۰۱ء
طباعت	:فوٹو آفسٹ پریس دہلی ٦
قیمت	:20/00 روپے

Maktaba Al- Faheem
Mirzahadi Pura Chowk
Mau Nath Bhanjan U.P

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مضامین

۱	مقدمہ	۴
۲	پیش لفظ	۶
۳	محفل میلاد النبی پر ایک تنقیدی بحث	۱۴
۴	شب معراج کا جلسہ	۲۴
۵	شب برأت کی محفل اور اس کی شرعی حیثیت	۳۰
۶	خادم حرم نبوی شیخ احمد کے خواب کی حقیقت	۴۳
۷	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور گیارہویں کا رواج	۵۸
۸	اذان کے آگے پیچھے صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت ہے	٦٨
۹	فضائل محرم ویوم عاشورہ کی بدعات	۷۴
۱۰	عبادات میں زبان سے نیت کرنا بدعت ہے	۸۳

آزاد ھندوستان میں پھلی بار
شائقین علوم حدیث کے لئے ایک نادر تحفہ

تحفۃ الاحوذی

شرح جامع ترمذی مکمل ۱۱ جلدیں
عمدہ کاغذ، نفیس طباعت، خوبصورت اور گولڈن جلدیں
ہدیہ اتنا کم کہ آپ سن کر متحیر رہ جائیں گے........ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر رابطہ قائم کریں کتاب بذریعہ V.P ڈاک روانہ کی جاتی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین.

زیر نظر کتاب جسے علامہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز حفظہ اللہ نے بڑی تحقیق و چھان بین کے بعد مرتب فرمایا ہے، محترم شیخ نے چار موضوع پر بڑی تحقیقی بحث کی ہے اور قرآن واحادیث صحیحہ کی روشنی میں محفل میلاد النبی، محفل شب برأت و محفل شب معراج کی بدعات سے آگاہ کیا ہے، نیز واضح وٹھوس دلائل کے ذریعہ ان بدعات کی تردید کی ہے، اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے اردو جاننے والوں کے افادے کی غرض سے اردو میں ترجمہ کرنا مناسب سمجھا، کیونکہ ہمارے انڈین و پاکستانی حضرات بھاری تعداد میں ان بدعات وخرافات میں مبتلا ہیں جن کی شریعت مطہرہ میں سے کوئی اصل ہی نہیں لیکن لوگ دین کا جزء سمجھ کر ثواب کی نیت سے بڑے شوق ورغبت سے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، شیخ موصوف کی کتاب "التحذیر من البدع" کے ترجمہ کے ساتھ میں نے بعض ان بدعات کا تذکرہ کردیا ہے جو اصل کتاب میں نہیں ہیں اور نہ ہی شیخ نے ان کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن یہ بدعات ہندوستان میں خاص طور سے بکثرت پائی جاتی ہیں مثلاً اذان کے آگے پیچھے صلوٰۃ وسلام پڑھنا جس کی شریعت میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح ہندوستان کے بعض علاقوں اور صوبہ مہاراشٹر کے اکثر اضلاع میں گیارہویں کا عام رواج ہے جو کھلے طور پر بدعت سے بڑھ کر شرک

Www.IslamicBooks.Website

اکبر تک پہونچ جاتا ہے لوگ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق نہ معلوم کتنا غلو کرڈالتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان شاء اللہ آپ کو پوری معلومات ملے گی کہ ''گیارہویں'' کا مذہب اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ محرم کی شرعی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، نیز یوم عاشورہ خوشی کا دن یا یوم غم ماتم؟ اسکے دونوں پہلو پر غور کیا گیا ہے۔

ماہ رجب کے فضائل کے متعلق بہت سی موضوع روایات وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض احادیث کا تذکرہ کر کے ان کے راویوں پر محدثین کی نقد و جرح اور ان روایات کی حیثیت بھی بیان کردی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو جملہ مسلمانوں کے حق میں مفید و کارگر بنائے اور میری یہ کوشش قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اس کے مولف ومترجم وناشر اور پڑھنے والوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

صغیر احمد عبد الغنی

۸/۸/۱۴۱۱ھ

Www.IslamicBooks.Website

پیش لفظ

حامداً ومصلیاً اما بعد!

برادران اسلام! مذہب اسلام ایک حقیقت پسند مذہب ہے، اس کی ہر تعلیم میں سادگی اورافادیت کے ہر پہلو پر خاص توجہ دی گئی ہے، اس مذہب کے آنے کے بعد دنیا کی تمام شریعتیں اور مذاہب منسوخ کردیئے گئے اوررسول اکرم ﷺ سے لے کر قیامت تک کے آنے والوں کی سعادت فوزوفلاح اس کی پیروی میں پنہاں ہے اوررسول اکرم کی زندگی میں ہی اس کی اکملیت کا اعلان کردیا گیا تھا۔مگر زمانہ خیرالقرون مشہود لھا بالخیر کے بعد گمراہ کن علماء اور تعریف پسند بادشاہوں کے ہاتھوں میں پڑکر بدعات ومنکرات کا شکار ہوااوررسول اکرم کی وصیت کے مطابق گزری ہوئی قوموں کے مانند اس امت کے اندر بھی طرح طرح کی گمراہیاں داخل ہوگئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہرزمانے میں اس دین حنیف کی حفاظت فرمائی ہے۔جب بھی اسلام کے دشمنوں نے یہودیت، مسیحیت اور منافقین کی شکل میں ظاہر ہوکر اسلامی تعلیمات کومسخ کرنے کی کوشش کی توفوراً اللہ تعالیٰ نے ان باطل طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے کسی نیک بندے کو پیدا کرکے دین حقہ کی حفاظت فرمائی۔زیرنظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کے اندر چاراہم گمراہیوں کا پردہ چاک کیا گیاہے اوراس کے ساتھ بعض دوسری بدعات کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے، چوں کہ اس کتاب میں

Www.IslamicBooks.Website

بدعات پر بحث کی گئی ہے اس لئے سب سے پہلے بدعت کی لغوی واصطلاحی تعریف کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

بدعت کا لغوی معنی اصل مادہ بدع یبدع بدعا الاختراع علی غیر مثال سابق کسی چیز کی ایجاد بالکل نئے طرز سے ہو جس کی گذشتہ مثال نہ مل رہی ہو اسی سے اللہ کا قول "بدیع السمٰوات والارض" بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو ایک ایسے نئے طرز سے بنایا کہ گذشتہ زمانے میں اس طرح کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے اور نہ اس سے پہلے بنایا گیا تھا "قل ما کنت بدعا من الرسل" آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا اور نیا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں یہاں پر بھی بدعا انوکھا اور نیا کے معنی میں ہے "ابتدع فلان بدعة اذا ابتدع طریقة لم یسبق الیها" فلاں نے بدعت ایجاد کی ہے، یہ کلمہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی نے ایسا طریقہ ایجاد کیا ہو جو بالکل نیا ہو اور کسی نے اس سے پہلے اس کی طرف سبقت نہ کی ہو، "هذا امر بدیع" اچھائی اور حسن میں اس کی مثال نہیں یہ چیز بالکل نئی اور انوکھی ہے" بدعة انشأه" اسی سے اللہ کا قول "بدع الله الخلق ای احدثهم علی غیر مثال سابق" بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بغیر کسی گذشتہ مثال کے پیدا کیا۔ "فلان بدأ فی هذا الامر ای هو اول من احدثه" یہ پہلا شخص ہے جس نے اس طرز پر ایجاد کیا "ابدعت الشی وابتدعته استخرجته واحدثته" فلاں چیز میں نے کسی مثال کے

Www.IslamicBooks.Website

بغیر ایجاد کی۔

علامہ عینی نے بدعت کی لغوی واصطلاحی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بدعت لغت میں ہر اس عمل کو کہا جائے گا جس پر پہلے سے کوئی مثال نہ ہو۔ اصطلاح شرع میں بدعت کا اطلاق ہر اس نئی ایجاد پر ہوگا جس کی رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کے دور میں سرے سے کوئی اصل نہ ہو۔

بدعت کی اصطلاحی تعریف:

"البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال اوما استحدث بعد النبی من العبادات" دین مکمل ہونے کے باوجود اس میں کوئی نئی چیز ایجاد کرلی جائے اور طلب ثواب کی نیت سے اس پر عمل ہو نیز اللہ کے رسول اور صحابۂ کرام سے اس عمل پر کوئی ثبوت نہ ہو۔ (ماخوذ ازالابداع فی مضار الابتداع, علی محفوظ)

اصطلاحی معنی کے لحاظ سے ہر اس عمل کا اطلاق بدعت پر ہوگا جس پر شریعت کی طرف سے کوئی دلیل نہ پائی جائے، علامہ ثمنی نے بدعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بدعت کا اطلاق ہر اس عمل پر ہوگا جسے حق یعنی رسول اکرم ﷺ کے قول وفعل اور حکم کے خلاف ایجاد کرلیا گیا ہو۔

فقہاء کی اصطلاح میں ہر اس نئی چیز کا نام بدعت ہے جس سے کتاب وسنت اور اجماع صحابہ کی مخالفت ہورہی ہو اور جس کی شارع علیہ السلام نے اپنے قول وفعل سے اجازت نہیں دی ہو۔ بعض لوگوں نے بدعت کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ۱- بدعت محمودہ ۲- بدعت مذمومہ

Www.IslamicBooks.Website

امام شافعیؒ نے بدعت کی تقسیم کرتے ہوئے فرمایا کہ بدعت محمودہ ہر اس بدعت کا نام ہے جو سنت کے موافق ہو اور جو بدعت سنت کے خلاف ہے تو پھر وہ بدعت مذمومہ ہے اسی کا دوسرا نام بدعت حسنہ و بدعت سیئہ بھی ہے، بدعت کی اس طرح تقسیم کرنے والوں نے حضرت عمرؓ کے قول نعمت البدعة استدلال کیا ہے حالانکہ ان کا استدلال غلط ہے جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ کے قول سے معلوم ہوتا ہے ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے تراویح کی نماز کے لئے لوگوں کو ایک امام پر جمع کر کے بدعت کے لغوی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے نعمت البدعۃ فرمایا تھا کیونکہ لغوی معنی میں اس کی عمومیت کی وجہ سے اتنی گنجائش ہے جب کہ بدعت کے شرعی معنی میں اتنی وسعت نہیں ہے اور پھر حضرت عمرؓ کے اس عمل پر رسول اکرم ﷺ کی سنت بھی موجود ہے آپ نے تین رات لوگوں کو نماز تراویح پڑھائی اور جب اس کی فرضیت کا اندیشہ ہوا تو آپ نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ فرداً فرداً پڑھ لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جماعت کے ساتھ ادائیگی فرض کردی جائے اور تم نہ ادا کرسکو، چنانچہ لوگوں نے الگ الگ پڑھنا شروع کردیا اور جب رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمرؓ نے اس عمل کو دوبارہ جاری کردیا کیونکہ اب فرضیت کا اندیشہ ختم ہوگیا تھا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم ۲۷۶)

ابن تیمیہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ نے کوئی بدعت ایجاد نہیں کی تھی بلکہ رسول اکرم ﷺ کی ایک سنت جو ایک خاص مصلحت کے ساتھ چھوڑ دی گئی تھی اس سنت کو جاری کیا تھا ویسے بعض لوگوں نے

Www.IslamicBooks.Website

حضرت عمرؓ کے قول نعمت البدعۃ کو بدعت کے مجازی معنی پر محمول کیا ہے جس طرح مساجد ومدارس اور مسافر خانہ وغیرہ کی تعمیر جس شان سے آج کی جاتی ہے عہد صحابہ میں اس کا وجود نہیں تھا لیکن بدعت کے اصطلاحی وشرعی معنی کا لحاظ کر کے اسے بدعت نہیں کہا جائے گا بلکہ مجازی معنی پر محمول ہوگا کیونکہ شریعت مطہرہ کی اس میں مخالفت نہیں ہو رہی ہے نیز مساجد ومدارس کی تعمیر نیکی وتقویٰ پر معاونت کے قبیل سے ہے لہذا معلوم ہوا کہ دین میں کوئی بدعت، بدعت حسنہ نہیں ہے بلکہ جو چیز بھی ایجاد کی جائے اگر رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کے طریقے کے خلاف ہے نیز شریعت مطہرہ کی اسمیں مخالفت ہو رہی ہے تو پھر اس کا شمار بدعت سیئہ میں ہوگا۔

بدعت کی اس طرح تعریف پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ہر نئی چیز بدعت ہے تو پھر موٹر ہوائی جہاز ریل گاڑی کا سفر عمدہ لباس اچھے قسم کا کھانا وغیرہ نیز مکان کی پختہ تعمیر اس میں پنکھے اور بجلی وغیرہ کی فٹنگ مذکورہ ساری چیزیں بدعت ہیں پھر انہیں استعمال کرنا ناجائز ہے، ویسے صحیح سوجھ بوجھ والا انسان اس طرح کا اعتراض ہرگز نہیں کر سکتا ہے کیونکہ ائمہ لغات نے بدعت کی جو تعریف کی ہے اس تعریف میں مذکورہ چیزوں کا شمار نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان چیزوں کا عبادت سے کوئی تعلق ہے اور نہ طلب ثواب کی نیت سے انہیں کیا جاتا ہے نہ ہی یہ چیزیں دین کے اجزاء میں سے ہیں نیز موٹر ہوائی جہاز اور ریل گاڑی کی ایجاد اور پختہ مکان کی تعمیر اس میں بجلی وپنکھے وغیرہ کی فٹنگ شریعت مطہرہ کے مخالف بھی نہیں ہے کہ

Www.IslamicBooks.Website

جس کی وجہ سے بدعت کہا جاسکے، زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ قسم قسم کی ایجادات نے بھی ترقی کیا کہ جس کام کے لئے کسی زمانہ میں ہفتہ اور مہینہ لگ جاتا تھا آج وہی کام چند گھنٹوں میں تمام ہو جاتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا انعام ہے جسکے بدلے میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے.

رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں اگر دنیا نے اتنی ترقی کی ہوتی اور یہ تمام وسائل اور سہولتیں انہیں میسر ہوتیں تو ضرور ان سے فائدہ اٹھاتے، بدعت کے جواز پر زمانے کی ایجادات سے استدلال کرنا حد درجہ حماقت اور دین حق کی معرفت سے دوری کا کھلا ہوا ثبوت ہے، اسی طرح بعض لوگوں نے قرآن پاک کے اعراب نیز قرآن واحادیث اور دیگر علوم وفنون کی تدوین واشاعت سے بدعت کے جواز پر استدلال کیا ہے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر نئی چیز بدعت ہے تو پھر قرآن پاک پر زیر زبر پیش لگانا اور احادیث کو کتابی شکل میں مرتب کرنا نیز دیگر علوم کی تدوین واشاعت اور ایجاد مذکورہ ساری چیزیں بدعت ہیں کیونکہ نبی کے دور میں ان کا وجود نہیں تھا۔

علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے ان اعتراضات کا بڑا معقول جواب دیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ بہت سارے علوم وفنون جن کے ذریعہ احکام شریعت کی معلومات ہوتی ہے اگر چہ یہ سارے علوم نبی اور صحابہ کے دور میں نہیں تھے لیکن شریعت میں ان کے اصول موجود تھے مثلاً قرآن پاک کے حروف پر اعراب لگانے کا حکم منقول ہے احادیث لکھنے اور جمع کرنے کی

Www.IslamicBooks.Website

اجازت اللہ کے نبی نے دیدی تھی، علم نحو وصرف کتاب وسنت کو صحیح طریقے سے سیکھنے کا اہم ذریعہ ہے اسی طرح علم فقہ، اصول الفقہ وعلم کلام وغیرہ فوائد پر مبنی ہیں اسی لئے مذکورہ علوم وفنون کی ایجاد کو بدعت کہنا غلط ہے، مذکورہ سارے علوم شریعت مطہرہ کی خدمت کے لئے ایجاد کئے گئے اوراحکام شریعت جاننے کی غرض سے ان علوم کا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ (الاعتصام ص:۳۸)

امام شاطبی کے مذکورہ بیان سے معلوم ہوا کہ قرآن واحادیث کی جمع وترتیب اور دیگر علوم نافعہ کی ایجاد بدعت نہیں بلکہ واجبات میں سے ہے کیونکہ ان کی اصل پہلے شریعت میں موجود تھی۔

ناظرین کرام! بدعت کی تعریف اوراس سلسلے میں چند اہم اورضروری باتیں ذکر کردی گئیں ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ حقیقت میں بدعت کیا ہے نیز اس کا انجام کیا ہوگا۔ بعض بدعات کا تذکرہ کرنے سے پہلے بدعت کی تردید میں وارد شدہ بعض احادیث کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ اس کے بھیانک انجام سے ڈرکر ہر شخص اس سے بچنے کی کوشش کرے،

۱- اللہ کے رسول نے فرمایا کہ دین میں ایجاد کی جانے والی ہرنئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (مسلم)

۲- رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کر کے میری طرف منسوب کردیا کہ نبی ﷺ نے ایسا کہا ہے تو اسے جہنم کو اپنا ٹھکانا بنالینا چاہیئے۔ (بخاری)

Www.IslamicBooks.Website

۳- جس نے میرے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کردی کہ جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے تو وہ ایجاد کردہ شئی مردود ہے۔ (بخاری)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں نئی چیز ایجاد کرنا بڑا بھیانک وخطرناک جرم ہے جو جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے، اللہ پاک ہمیں بدعت ایجاد کرنے سے محفوظ رکھے (آمین)

Www.IslamicBooks.Website

محفل میلاد پر ایک تنقیدی بحث

الحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسول الله وعلی اٰله وصحبه ومن اهتدی بهداه وبعد !

محفل میلاد النبی اور اثنائے جلسہ آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے آپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونے اور عام طور پر جو اس موقعہ پر ہوتا ہے اس سلسلے میں بار بار لوگوں کی طرف سے سوالات ہوتے رہے جس کا جواب یہ کہ رسول اللہ ﷺ یا آپ کے علاوہ کسی کی بھی محفل میلاد منانا ناجائز ہے کیونکہ یہ دین میں ایک نئی ایجاد ہے، رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، خلفائے راشدین اور تابعین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا حالانکہ وہ لوگ سنت رسول کو ہم سے زیادہ جاننے والے نیز اللہ کے نبی ﷺ سے انہیں حد درجہ محبت تھی اور بعد میں آنے والوں کے بہ نسبت وہ لوگ شریعت کے زیادہ متبع و پیروکار تھے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو وہ چیز مردود ہے۔ (بخاری)

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو خوب مضبوطی سے پکڑ لو اور دین میں نئی چیز ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے، مذکورہ دونوں حدیثوں میں کسی بدعت کو ایجاد کر کے اس پر عمل کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ارشاد باری ہے کہ اے لوگو! اللہ کے رسول ﷺ جو تمہیں دیں لے لو اور جن چیزوں سے منع کریں رک جاؤ دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں باز آجانا چاہئے ورنہ عین ممکن ہے کہ انہیں کوئی فتنہ لاحق ہو یا دردناک عذاب میں مبتلا ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے لوگو! رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے اسوۂ رسول کو ہی لوگ نمونہ بنا سکتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھ کر زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

قرآن پاک نے ایک جگہ صحابہ کرام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ مہاجرین وانصار میں سے جو لوگ گذر گئے ان کی جن لوگوں نے پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی، اور وہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے ان کے لئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگو! آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر کے اپنی نعمتیں پوری کر دی اور مذہب اسلام جیسا مذہب تمہارے لئے پسند فرمایا، اس مضمون کی اور بہت سی آیات مل رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے ہی میں دین مکمل ہو چکا تھا اب اس میں کمی بیشی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے لیکن محفل میلاد جیسی بدعت ایجاد کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ پاک نے اس امت کے لئے دین مکمل ہی نہیں کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کما حقہ تبلیغ دین کا فریضہ انجام نہیں دیا جس پر عمل کیا جا سکے یہاں

Www.IslamicBooks.Website

تک کہ اس زمانے میں لوگ پیدا ہوئے اور اللہ نے جس چیز کی اجازت نہیں دی تھی اسے بھی ایجاد کر کے دین کا ایک جزء بنادیا یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ عمل اللہ کی رضا اور اسکی نزدیکی کا ایک ذریعہ ہے بلاشبہ یہ بہت بڑی جرأت اور اللہ ورسول پر زبردست الزام ہے کیونکہ اللہ پاک نے بندوں کے لئے ان کا دین مکمل کر کے اپنی نعمت پوری کردی ہے اور رسول اللہ نے دعوت وتبلیغ کا فریضہ کماحقہ انجام دیا آپ نے جنت تک لے جانے والے تمام وسائل وذرائع اور راستوں کو دکھایا اسی طرح جہنم سے دور کرنے والے تمام اسباب وذرائع کو امت کے سامنے بیان کردیا جیسا کہ صحیح احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جتنے نبیوں کو بھیجا ان کا فرض اولین تھا کہ اپنے علم وجانکاری کی حدتک امت کو بھلائی کا راستہ دکھا کر ہر اس برائی سے آگاہ کریں جن کا انہیں علم ہے۔ (مسلم)

اور یہ بات اپنی جگہ پر اٹل ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ تمام نبیوں میں سب سے افضل ومکرم اور خاتم النبیین کی حیثیت سے تشریف لائے تھے، دعوت وتبلیغ کے اعتبار سے بھی اور نبیوں کے بہ نسبت اکمل تھے، بالفرض اگر محفل میلاد کا تعلق دین سے ہوتا ہے کہ جس کے کرنے سے اللہ کی رضا مندی حاصل ہوتی ہے تو رسول اللہ ﷺ امت کو ضرور بتاتے یا اپنی زندگی میں اس پر عمل کر کے لوگوں کو دکھا دیتے اور صحابہؓ کرام کو اس کا اہتمام کرنے

Www.IslamicBooks.Website

کا حکم دیتے تو جب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے طرز عمل سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے، پھر جاننا چاہئے کہ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان ایجادات میں سے ہے جن سے اللہ کے رسول ﷺ نے امت کو ڈرایا ہے جیسا کہ مذکورہ دونوں حدیثوں میں بیان کیا جاچکا ہے، اس مضمون کی اور بہت سے روایات ملتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دین میں نئی بات ایجاد کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ کا یہ حکم کسی زمانہ اور مکان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ قیامت تک آنے والے انسانوں کو کسی بدعت کے رائج کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جمعہ کے خطبے میں کہا کرتے تھے بہترین بات اللہ کی بات اور اچھا راستہ نبی ﷺ کا راستہ ہے، دین میں بدترین بات وہ ہے جو ایجاد کیجائے اور ہر ایجاد شدہ چیز بدعت وگمراہی ہے (مسلم)

اس باب میں اور بہت سی آیات واحادیث مل رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محفل میلاد کا اسلام میں سرے سے وجود ہی نہیں ہے، مذکورہ دلائل کی روشنی میں علماء کی ایک بڑی تعداد نے محفل میلاد کی تردید کی ہے اور امت کو اس سے ڈرایا ہے لیکن متاخرین میں سے بعض لوگوں نے محفل میلاد کو جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ یہ محفل بدعات ومنکرات پر مشتمل نہ ہو۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ کے بارے میں غلو کرنا نیز مردوں اور عورتوں کا اس محفل میں اکٹھا ہونا اور ناچ گانے کے آلات کو استعمال کرنا کہ شریعت

Www.IslamicBooks.Website

مطہرہ جس کی اجازت نہیں دیتی ہے، جن لوگوں نے محفل میلاد کو جائز قرار دیا ہے ان کا گمان یہ ہے کہ محفل میلاد بدعت حسنہ میں سے ہے حالانکہ شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ جس معاملے میں لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو تو اسے اللہ ورسول کی طرف لوٹا دینا چاہئے جیسا کہ قرآن کا حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اپنے میں سے صاحب امر کی اطاعت کرو اور اگر کسی بات پر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس بات کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر تمہارا ایمان وعقیدہ ہے یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مختلف فیہ مسائل کو قرآن واحادیث کی طرف لوٹا دینا چاہئے، دوسری آیت میں فرمایا گیا کہ اگر کسی معاملے میں تم آپس میں اختلاف کر بیٹھو تو اللہ پر اس کا فیصلہ چھوڑ دو۔ تو جب ہم نے محفل میلاد کو قرآن کے سامنے پیش کیا تو پتہ چلا کہ قرآن پاک ہمیں رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرنے کا حکم دیتا ہے اور جن چیزوں سے نبی نے روکا ہے ان سے ڈراتے ہوئے ہمیں خبردار کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل کر دیا ہے اور محفل میلاد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں سے نہیں ہے لہذا اے لوگو! تم اس خرافات سے دور رہ کر رسول کی اطاعت کرو۔

پھر رسول ﷺ کی سنت کے آئینے میں رکھ کر جب دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ نبی ﷺ اور صحابۂ کرام نے محفل میلاد کبھی نہیں منائی ہے اور نہ

Www.IslamicBooks.Website

حکم دیا ہے پھر یہیں سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد دین میں سے نہیں بلکہ ان بدعات میں سے ہے جو آپ کے بعد ایجاد کرلی گئی ہیں جسے یہود ونصاریٰ کی تقلید کے علاوہ کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے جس طرح وہ اپنے تہواروں میں دنیا بھر کی خرافات کرتے ہیں بالکل اسی طرح مسلمان محفل میلاد کے نام پر ایسی ایسی حرکتیں کرڈالتے ہیں جن سے خدا کی پناہ معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور حق بات تلاش کرنے والوں کے سامنے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ محفل میلاد کا مذہب اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے بلکہ ان خرافات اور بکواس میں سے ہے جنہیں اللہ ورسول نے چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اور امت کو اس بدعت کے انجام سے ڈرایا ہے لہذا عقل مند کے لئے مناسب نہیں ہے کہ بہت سارے ملکوں میں اس بدعت کے کرنے والوں کی اکثریت دیکھ کر دھوکہ کھا جائے کیونکہ حق بات کی معرفت اور پہچان اس کے کرنے والوں کی اکثریت سے نہیں بلکہ شرعی دلائل سے ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے متعلق فرمایا کہ یہودیوں ونصرانیوں کا دعویٰ یہ ہے جنت میں صرف یہودی یا نصرانی ہی جائے گا تو یہ ان کی آرزوئیں ہیں اے محمد ﷺ آپ ان یہودیوں ونصرانیوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو کوئی دلیل لاؤ دوسری آیت میں نبی ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے کہ روئے زمین پر اگر اکثریت دیکھ کر ان کی پیروی کروگے تو تمہیں اللہ کے راستے سے یہ لوگ بھٹکا دیں گے۔ اور پھر محفل میلاد جیسی

Www.IslamicBooks.Website

تقریب بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری منکرات وفاحشات سے بھی پر ہوتی ہے مثلاً عورتوں مردوں کا آپس میں اختلاط ناچ گانے قوالیاں گانجا بھانگ اور شراب نوشی جیسے بدترین جرائم اس محفل میں بکثرت پائے جاتے ہیں جیسا کہ اولیاء کی قبروں پران کے عرسوں کے موقع پر دیکھا جاتا ہے اور سب سے بھیانک وخطرناک جو چیز پائی جاتی ہے وہ شرک اکبر ہے رسول اللہ ﷺ یا آپ کے علاوہ اولیاء کرام کے بارے میں غلو کی کوئی انتہاء نہیں ہوتی ہے انہیں اپنی مدد کے لئے پکارا جاتا ہے ان سے دعائیں کی جاتی ہیں اور عقیدہ ہوتا ہے کہ اولیاء کرام غیب کی خبر رکھتے ہیں اسی طرح اور بہت سی شرکیہ چیزیں جو عام طور پر محفل میلاد النبی اور اولیاء کے عرسوں کے موقعہ پر دیکھی جاتی ہیں، اور بھاری تعداد میں لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں، حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے لوگو! دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں کو دین میں غلو کرنے ہی نے ہلاک وبرباد کردیا تھا۔

ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میرے مرتبہ سے آگے مت بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو ان کے مرتبے سے بڑھا کر خدائی درجہ تک پہونچا دیا تھا سنو! میں بھی اللہ کا بندہ ہوں فرق اتنا ہے کہ میں اس کا رسول بھی ہوں (بخاری شریف)

عجیب بات تو یہ ہے کہ محفل میلاد جیسی بدعات وخرافات کی محفلوں

Www.IslamicBooks.Website

میں شریک ہونے کے لئے لوگ ہر طرح سے چاک وچو بند اور ہوشیار رہتے ہیں اور اگر اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو پھر لڑنے تک کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

لیکن جمعہ وجماعت جیسے اہم فرائض کی ادائیگی میں پیچھے رہتے ہیں جمعہ وجماعات اور نیک کاموں کے لئے انہیں ذرہ برابر احساس نہیں ہوتا ہے حالانکہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ جمعہ وغیرہ میں شرکت نہ کرکے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کررہے ہیں یقیناً یہ ایمان کی کمزوری اور قلت بصیرت کا نتیجہ ہے، اللہ پاک ہمیں اور دیگر مسلمانان عالم کو ان خرافات سے محفوظ رکھے۔

انہیں منکرات میں سے یہ بھی ہے کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ محفل میلاد کے موقع پر تشریف لاتے ہیں چنانچہ آپ کی تشریف آوری کا خیال کرکے لوگ صلاۃ وسلام پڑھتے ہوئے باادب کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے ہیں کہ یہ بہت بڑا جھوٹ اور حد درجہ جہالت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیامت سے پہلے اپنی قبر سے نہیں نکل سکتے ہیں اور نہ کسی سے مل سکتے ہیں نہ کسی تقریب میں شرکت کرسکتے ہیں بلکہ آپ اپنی قبر میں قیامت تک مقیم رہیں گے آپ کی روح اطہر دار الکرامہ میں اپنے رب کے پاس علیین میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے لوگو! دنیا میں تم بھیجے جاؤ گے پھر تم پر

Www.IslamicBooks.Website

موت طاری ہوگی اور قیامت کے روز دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں اپنی قبر سے نکلوں گا اور سب سے پہلے اللہ کے حضور سفارش بھی کروں گا چنانچہ سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی مذکورہ آیت وحدیث بتارہی ہے کہ نبی اور آپ ﷺ کے علاوہ جو بھی وفات پا چکے ہیں قیامت کے روز اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے علمائے امت کا بغیر کسی اختلاف کے اس بات پر پورا اتفاق ہے کہ قیامت سے پہلے نبی اور غیر نبی کوئی بھی دنیا میں نہیں آسکتا ہے۔لہذا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان جیسی باتوں سے مکمل طور پر آگاہ ہوکر اپنے آپ کو ہر طرح کی بدعات وخرافات سے محفوظ رکھے۔

جن بدعات وخرافات کو جاہلوں نے اپنے پیٹ کے واسطے ایجاد کرلیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان خرافات کے سلسلے میں کوئی دلیل نہیں اتاری ہے ،اللہ ہی معین ومددگار اور اسی پر بھروسہ ہے۔

البتہ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا نیک اعمال میں سے اور اللہ کی نزدیکی کا بہترین ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجا تو اسے دس نیکیاں ملیں گی لہذا کوئی وقت نہ خاص کرتے ہوئے جب بھی دل میں آئے درود پڑھنا مشروع ہے

Www.IslamicBooks.Website

خاص کر ہر نماز کے آخر میں پڑھا جائے ، بعض اہل علم کے نزدیک ہر نماز کے آخری تشہد میں درود کا پڑھنا واجب ہے ۔اسی طرح اذان کے بعد اور جب آپ ﷺ کا نام آئے جمعہ کورات سمیت درود پڑھنا سنت موکدہ میں سے ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ اے اللہ تو ہمیں اپنے دین پر قائم رکھ کر سنت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رہنے اور ہر بدعت سے دور رہنے کی توفیق دے۔

Www.IslamicBooks.Website

شب معراج کا جلسہ اور اس کی شرعی حیثیت

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبعد!

یقیناً معراج اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی ہے ،جو رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور اللہ کے نزدیک آپ کے قدر و منزلت کو واضح کر رہی ہے اسی طرح اللہ کی قدرت کاملہ اور ساری مخلوقات پر اللہ رب العالمین کے تفوق و برتری کی روشن دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی وہ مسجد اقصیٰ جس کے گرد و نواح ہم نے برکت ہی برکت دے رکھی ہے، تا کہ ہم محمد ﷺ کو اپنی نشانیاں دکھائیں، اللہ ہی سننے اور دیکھنے والا ہے، رسول اکرم ﷺ سے بھی بہت سی احادیث معراج کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو آسمان تک لیجایا گیا، نیز آپ کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے، یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ ساتویں آسمان تک بھی پہنچ گئے اور اپنے رب سے ہم کلام ہوئے اسی موقعہ پر پانچ وقت کی نماز بھی فرض ہوئی پہلے اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز فرض کی تھی لیکن نبی ﷺ بار بار اللہ تعالیٰ سے کم کرانے کی درخواست کرتے رہے حتیٰ کہ صرف پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں جو تعداد کے اعتبار سے پانچ ہیں مگر

Www.IslamicBooks.Website

اجروثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں کیونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہوتی ہے لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بدلے میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

جس رات میں معراج کا واقعہ پیش آیا ہے صحیح احادیث میں اس رات کی تفصیل کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔ اور اس سلسلے میں جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں محدثین کے نزدیک کسی حدیث کا ثبوت نبی ﷺ سے نہیں ملتا ہے شب معراج کی تعین کیوں بھلا دی گئی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے بالفرض اگر اس رات کی تعین ثابت بھی ہوتی کہ فلاں رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی ہے تب بھی کسی عبادت یا جشن کے لئے اس رات کو مخصوص کرنا مسلمانوں کیلئے ناجائز ہوتا کیوں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے نہ تو کسی طرح کی عبادت اور نہ ہی جشن وجلسہ وجلوس کے لئے اس رات کو خاص کیا تھا حالانکہ اگر اس رات میں کسی طرح کی محفل رچانے کی ضرورت ہوتی تو رسول اکرم ﷺ اپنے قول وعمل کے ذریعے امت کو ضرور بتا دیتے اور اگر اس طرح کی کوئی بات ہوتی تو مشہور ہو جاتی۔ پھر صحابہ کرام ہم تک ضرور پہونچاتے کیونکہ صحابہ کرام نے امت کی ضروریات کی تمام چیزوں کو اللہ کے رسول ﷺ سے نقل کیا ہے، اور دین میں ذرہ برابر کمی زیادتی نہیں کی کیونکہ ہر بھلائی کی طرف وہ لوگ سبقت لیجانے والے تھے۔

اس لئے ہمیں جاننا چاہئے کہ اگر محفل شب معراج کا تعلق دین سے ہوتا تو صحابہؓ کرام سب سے پہلے اس کی طرف سبقت لے جاتے رسول اکرم ﷺ امت کے سب سے بڑے خیر خواہ تھے یقیناً آپ ﷺ

Www.IslamicBooks.Website

نے تبلیغ رسالت کا فریضہ کما حقہ انجام دیا امت کے لئے جو شریعت لے کر آئے تھے اسے لوگوں تک کما حقہ پہونچا دیا تو اگر شب معراج کی تعظیم اور اس رات میں محفل منعقد کرنا دین میں سے ہوتا تو نبی ﷺ لوگوں سے نہ چھپاتے اور خود بھی اس پر عمل کرنے سے غافل نہ رہتے، لہذا نبی ﷺ اور صحابہ کرام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے تو جاننا چاہئے کہ اس رات کی عظمت اور اس میں جلسہ جلوس کا اہتمام ان میں سے کسی چیز کا مذہب اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل کر کے اپنا انعام پورا کر دیا اور دین میں نئی چیز ایجاد کرنے والوں پر وہ چیز لوٹا دی گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا تمہارے اوپر اپنی نعمت تمام کر دی اور مذہب اسلام جیسا دین تمہارے لئے چن لیا۔

ایک دوسری آیت میں کہا گیا کہ کیا لوگوں کے لئے میرے علاوہ دوسرے شریک بھی ہیں جنہوں نے دین میں اپنی طرف سے بعض چیزیں گھڑ لی ہیں جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے اگر فیصلے کا دن مقرر نہ ہوتا تو آج ہی ان کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہوتا یقیناً ظلم کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے، صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بھی بدعت سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ یہ کھلی ہوئی گمراہی ہے امت کو اس کے بھیانک انجام سے آگاہ کرتے ہوئے اس کے قریب جانے سے روکا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Www.IslamicBooks.Website

فرمایا جس نے میرے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے (بخاری)

دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا جس نے کوئی عمل کیا اور اس عمل پر ہمارا کوئی حکم نہیں ہے تو وہ عمل اور اس کا کرنے والا دونوں مردود ہیں (مسلم)۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے خطبہ میں اکثر و بیشتر کہا کرتے تھے کہ بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے اچھا راستہ نبی کا راستہ ہے سب سے بدترین چیز وہ ہے جو نئی ایجاد کی گئی ہو اور ہر نئی بات بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک بار وعظ کہا وہ ایسا موثر و دل پذیر وعظ تھا کہ سن کر دل تھرا گئے، آنکھیں رو پڑیں، ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کا یہ وعظ جیسے رخصتی کا وعظ ہو، لہذا آپ ہمیں کچھ وصیت کر دیجئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور سنو اگر تمہارا حاکم کوئی کالا کلوٹا غلام ہی کیوں نہ ہو اس کی اطاعت کرتے رہنا کیونکہ تم میں سے جو باحیات رہے گا عنقریب اس کے سامنے بہت سارے فتنے رونما ہونگے ایسی حالت میں تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ صحابہ کرام کی سنت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رہنا، دین میں نئی چیز ایجاد کرنے سے بچنا کیونکہ ہر نئی چیز بدعت و ہر بدعت گمراہی ہے

Www.IslamicBooks.Website

اس مضمون کی اور بہت سی احادیث مل رہی ہیں

چنانچہ انہیں احادیث کو سامنے رکھ کر صحابہ کرام اور سلف صالحین نے اپنے اپنے دور میں ہر طرح کی بدعت سے لوگوں کو ڈراتے ہوئے ان سے روکا ہے، اور کیوں نہ روکتے کیونکہ کسی بدعت کے ایجاد کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ دین کے اندر زیادتی اور ایسی چیزیں ایجاد کرنا ہوا جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے، نیز اللہ کے دشمنوں یعنی یہود ونصاریٰ کی مشابہت ہوئی جس طرح انہوں نے اپنے دین میں بہت سی چیزیں ایجاد کرلی تھیں جس کی اللہ نے انہیں اجازت نہیں دی تھی دین میں کسی بدعت کے ایجاد کرنے سے نعوذ باللہ مذہب اسلام کا ناقص اور ادھورا ہونا لازم آتا ہے جو سراسر اللہ کے قول " الیوم اکملت لکم دینکم " اور بدعت کی رد میں رسول اکرم ﷺ سے جو حدیثیں ثابت ہیں ان حدیثوں کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی زبانی دین کی تکمیل کا اعلان کرادیا تھا اور آپ نے اپنی وفات سے پہلے دین کو مکمل طور سے بیان کرکے کمی وبیشی کی ذرہ برابر گنجائش نہیں چھوڑی تھی اب اگر کوئی شخص اس کے باوجود دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہے تو گویا کہ مذہب اسلام کے نامکمل ہونے کا اتہام لگادیا ہے، یقیناً یہ بڑی نازیبا حرکت اور بڑا بھیانک جرم اور بہت بڑا افساد ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حرکت سے باز رہنے کی توفیق بخشے۔

Www.IslamicBooks.Website

محفل شب معراج کی بدعت کے سلسلے میں جو دلائل ذکر کیے گئے ہیں امید ہے کہ حق کی تلاش کرنے والوں کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گے نیز حق کی جستجو کرنے والا سمجھ جائے گا کہ محفل شب معراج کا تعلق مذہب اسلام سے بالکل نہیں ہے بلکہ یہ بعد کی ایجاد کردہ ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خیر خواہی اور تبلیغ دین فرض کر دیا ہے، نیز علم کا چھپانا باعث عذاب ہے اس لئے میں نے سوچا کہ یہ بدعت جو بہت سارے ملکوں میں عام ہوگئی ہے مسلمان بھائیوں کو ان خرافات سے آگاہ کروں، بعض مقامات پر محفل شب معراج کا ایسا چرچا ہے کہ بہت سارے لوگوں نے اسے دین کا ایک جز سمجھ لیا ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حالات کو سدھار دے اور انہیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں دین کو مضبوطی سے پکڑے رہنے اور اس کے خلاف ہر طرح کی بدعات و خرافات کو چھوڑ دینے کی توفیق بخشے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے۔

وصلى الله علىٰ عبده ورسوله نبينا محمد واله وصحبه .

Www.IslamicBooks.Website

شب برأت کی محفل اور اس کی شرعی حیثیت

الحمد لله الذى اكمل لنا الدين واتم علينا النعمة والصلوٰة والسلام على رسول الله وبعد.

ارشاد باری ہے۔ اے لوگو! آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر کے اپنی نعمت سے تمہیں مالا مال کر دیا اور مذہب اسلام جیسا مذہب تمہارے لئے اختیار کیا، دوسری جگہ فرمایا کیا ان لوگوں کے لئے اللہ کے علاوہ دوسرے شرکاء بھی ہیں جنھوں نے دین میں بعض چیزیں اپنی طرف سے ایجاد کر لی جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی تھی۔ (سورہ شوریٰ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کر لی جس کا تعلق اس سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (بخاری مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جس بات پر ہمارا کوئی حکم نہیں ہے تو وہ بات قابل رد ہے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جمعہ کے خطبہ میں کہا کرتے تھے کہ بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے اچھا طریقہ نبی کا طریقہ ہے بدترین چیز نئی ایجاد کردہ ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، اس مضمون کی اور بہت سی آیات واحادیث واضح اور صریح طور پر بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین کو مکمل کر کے اپنی

Www.IslamicBooks.Website

نعمت تمام کردی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جب تک تبلیغ دین کا فریضہ مکمل طور سے نہیں ادا کر دیا نیز اپنے قول وعمل سے اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کو امت کے سامنے کھول کھول کر نہیں بیان کر دیا اس وقت تک آپ ﷺ دنیا سے نہیں گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے بتا دیا تھا کہ لوگ اپنے قول وعمل کے ذریعہ دین میں بہت سی چیزیں ایجاد کر کے مذہب اسلام کی طرف منسوب کر دیں گے، لیکن یاد رکھنا کہ یہ ساری ایجاد کی ہوئی چیزیں ایجاد کرنے والے پر لوٹا دی جائیں گی۔ اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا اگرچہ ایجاد کرنے والوں کی نیت اچھی ہی کیوں نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ کے انتقال کر جانے کے بعد صحابہ کرام نے اور ان کے بعد علماء اسلام وسلف صالحین نے جب ان بدعات کو دیکھا تو ہر طریقے سے ان کی تردید کی اور لوگوں کو ان کے انجام سے ڈرایا جیسا کہ سنت کی تعظیم اور بدعت کی تردید کے سلسلے میں جس نے بھی قلم اٹھایا اپنی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے،

ابن وضاح امام طرطوشی ابوشام ابوشامہ وغیرہ نے بدعت کی بھرپور تردید کی ہے لوگوں کی ایجاد کردہ بدعات میں سے شب برأت کا جلسہ اور اس دن کو روزے کے لئے خاص کرنے کی بھی بدعت پائی جاتی ہے، لوگ اس رات کو اکٹھا ہو کر بڑے اہتمام کے ساتھ جشن مناتے ہیں اور دن میں خصوصیت کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں حالانکہ اس دن کے روزے یا اس کی محفل کے جواز پر کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں ملتی ہے کہ جس کی بنیاد پر عمل کیا جا سکے۔ شب برأت اور اس کی محفل کے فضائل پر جتنی روایات ملتی ہیں

Www.IslamicBooks.Website

سب ضعیف ہیں، جن پر اعتماد کر کے محفل شب برأت کے جواز پر استدلال کرنا غلط ہے، اسی طرح اس رات کی نماز کے فضائل پر جتنی حدیثیں مروی ہیں سب کی سب موضوع ہیں جیسا کہ اہل علم نے ان کی سند و متن پر جرح کرتے ہوئے آگاہ کیا ہے، بعض اہل علم کے ارشادات آگے آپ ملاحظہ فرمائیں گے شام وغیرہ کے بعض سلف کے آثار بھی اس سلسلے میں مل رہے ہیں لیکن جمہور کے نزدیک شب برأت کی محفل بدعت ہے کیونکہ جتنی روایات اس کی فضیلت کو ثابت کررہی ہیں ان میں سے بعض موضوع اور بعض احادیث حد درجہ ضعیف ہیں جیسا کہ حافظ ابن رجبؒ نے اپنی کتاب لطائف المعارف میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ ضعیف احادیث پر انھیں عبادات میں عمل کیا جائے گا جن کی اصل صحیح اور ٹھوس دلائل سے ثابت ہو یعنی ضعیف احادیث ان عبادات میں حجت بن سکتی ہیں کہ جن عبادات کی اصل ٹھوس دلائل سے ثابت ہو لیکن شب برأت کی محفل کے لئے سرے سے اصل ہے ہی نہیں کہ ضعیف احادیث کا سہارا لیا جاسکے امام ابن تیمیہؒ نے اس اصول کا ذکر کیا ہے۔

ناظرین کرام! میں آپ کے سامنے اس سلسلے میں بعض اہل علم کی رائے نقل کررہا ہوں تاکہ مکمل طور سے آپ کو معلومات ہوسکے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مسئلے میں اختلاف ہو جائے اسے فوراً کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی طرف لوٹا دینا چاہئے پھر کتاب وسنت کا جو فیصلہ ہو

Www.IslamicBooks.Website

وہی شریعت ہے اور اس کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ جو بات کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ کے خلاف ہو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہئے۔ عبادات میں جس چیز کے متعلق قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہ ہو تو پھر وہ بدعت ہے اس کی طرف لوگوں کو بلانا اور اس کی مدح سرائی کرنا دور کی بات اس پر عمل کرنا بھی ناجائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے ایمان والو اللہ کی اور رسول ﷺ کی اور تم میں جو صاحب امیر ہوں ان کی اطاعت کرو اور کسی بات پر تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اللہ ورسول ﷺ کی طرف اسے فوراً لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تمہارے حق میں یہی بات بہتر ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس معاملے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اس کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو۔

سورہ شوریٰ میں فرمایا گیا ہے اے محمد ﷺ آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری اطاعت کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ سورہ ال عمران میں فرمایا: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ مومن ہو ہی نہیں سکتے ہیں جب تک کہ اپنے مختلف فیہ مسائل میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنا لیں اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو بغیر کسی چوں وچرا کے بخوشی قبول نہ کرلیں یعنی اختلاف والے مسائل میں اللہ کے رسول ﷺ کو حاکم بنا کر اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو خوشی سے قبول کر لینا ایمان کی سلامتی کا ایک اہم ذریعہ ہے اور مسلمانوں کے حق میں یہی بات بہتر ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اس مضمون کی اور بہت سی آیات موجود ہیں جو چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں کہ اختلاف والی باتوں کو کتاب وسنت کی طرف لوٹا دینا اور پھر انہیں کے فیصلے سے خوش رہنا ضروری ہے ایمان کا یہی تقاضہ ہے نیز مسلمانوں کے حق میں ہر اعتبار سے یہی اچھی بات ہے۔

حافظ ابن رجب نے اپنی کتاب لطائف المعارف میں محفل شب برأت کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ملک شام کے بعض تابعین جیسے خالد بن معدان مکحول اور لقمان بن عامر وغیرہ شب برأت کی بڑی تعظیم کرتے تھے اس رات کی عبادت کے لئے چاک وچوبند رہتے تھے پھر ان کی تقلید کرتے ہوئے دوسرے لوگوں نے بھی اس رات کی فضیلت وعظمت کو قبول کرلیا، ان لوگوں نے محض اسرائیلی روایات وآثار کی بنیاد پر اس رات کی فضیلت قبول کرلی پھر جب بہت سارے ملکوں میں اس بدعت کا شہرہ ہوگیا تو لوگوں نے آپس میں اختلاف کرلیا اور انہیں میں بعض لوگوں نے اس بدعت کو قبول کرتے ہوئے اس کی عظمت کا اقرار کر کے ان تابعین کی موافقت کرلی موافقت کرنے والوں میں بصرہ وغیرہ کے بھی بہت سارے لوگ ہیں، لیکن حجاز کے بہت سارے علماء مثلاً عطاء ابن ملیکہ وغیرہ نے کھل کر اس بدعت کی تردید کی جیسا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے فقہائے مدینہ سے نقل کیا ہے یہ امام مالک اور ان کے ماننے والوں کا قول ہے امام مالک اور ان کے ماننے والوں نے کہا کہ اس رات میں جو بھی کیا جائے نماز ہو یا وعظ ونصیحت یا اس کا روزہ سب بدعت ہے پھر شام کے لوگ، نے اس

Www.IslamicBooks.Website

رات کی شب بیداری کی کیفیت کے بارے میں اختلاف کرلیا اور اس سلسلے میں ان کے دو قول ہو گئے ایک قول تو یہ ہے کہ مسجد میں جماعت بنا کر اس رات کو شب بیداری کرنا مستحب ہے۔ خالد بن معدان اور لقمان بن عامر وغیرہ اس رات کو عمدہ عمدہ لباس پہن کر عطر و سرمہ وغیرہ لگا کر بڑے اہتمام کے ساتھ رات کو قیام کرتے تھے، اسحاق بن راہویہ نے بھی اس معاملے میں ان کی موافقت کی ہے اور کہا ہے کہ اس رات کو جماعت بنا کر مسجد میں قیام کرنا بدعت نہیں ہے حرب کرمانی نے بھی اپنے مسائل میں اسے نقل کیا ہے۔

فقہائے شام کا دوسرا قول یہ ہے کہ نماز کے لئے یا قصے کہانیوں اور ذکر و اذکار کی غرض سے اس رات کو جماعت بنا کر اکٹھا ہونا ناپسندیدہ ہے لیکن اگر کوئی شخص الگ تھلگ ہو کر کسی مجلس و محفل کا اہتمام کئے بغیر نماز پڑھے یا ذکر و اذکار کرے تو کوئی حرج نہیں ہے یہی قول امام اوزاعی اور ان کے فقہاء و علماء کا بھی ہے اور یہی بات قرین قیاس ہے۔

پھر حافظ ابن رجبؒ آگے فرماتے ہیں کہ شب برأت کے سلسلے میں امام احمد کا کوئی قول نہیں ملتا ہے البتہ اس رات کے قیام کے استحباب کے بارے میں عیدین کی دونوں راتوں کے قیام کے استحباب کی طرح دو روایتیں نقل کی گئی ہیں۔ ایک روایت میں تو انھوں نے جماعت بنا کر مسجد میں قیام کرنے کو غیر مستحب کہا ہے کیونکہ رسول ﷺ اور صحابہ کرام سے اس طرح کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے مگر دوسری روایت میں انھوں نے عبدالرحمٰن

Www.IslamicBooks.Website

بن یزید بن اسود کے عمل کو حجت بناتے ہوئے جماعت بنا کر مسجد میں قیام کرنے کو مستحب قرار دیا ہے کیونکہ یہ ایک تابعی کا عمل ہے۔اسی طرح پندرہویں شعبان کی رات میں قیام کرنے کا ثبوت نہ تو نبی ﷺ سے اور نہ صحابہ کرام سے ملتا ہے بلکہ اس کا ثبوت صرف شام کے چند فقہائے تابعین سے مل رہا ہے لہذا عیدین کی راتوں کی طرح اس رات کے سلسلے میں بھی امام احمد کی دو حدیثیں مل رہی ہیں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، مگر نبی اور صحابہ کے مقابلے میں تابعین کا عمل حجت نہیں ہوگا۔

حافظ ابن رجب ؒ کے بیان سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اس رات کی فضیلت یا اس کے قیام کا ثبوت نہ تو نبی ﷺ اور نہ صحابہ کرام سے مل رہا ہے رہی امام اوزاعی کی بات جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یعنی انھوں نے فرداً فرداً مسجد میں قیام کرنے کو مستحب کہا ہے اور حافظ ابن رجب ؒ کی اس بات پر پسندیدگی۔تو اس کا شمار شاذ و نادر میں ہوگا، کیونکہ جس چیز کا ثبوت شرعی دلائل سے نہ ہو اس کی مشروعیت تو درکنار کسی مسلمان کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ دین میں اسے ایجاد کر لے چاہے اس کام کا کرنے والا کوئی ہو یا جماعت کی شکل میں کیا جائے اسے ظاہر کر کے کیا جائے یا پوشیدہ رکھ کر، بہر حال اس کا شمار بدعت میں ہوگا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث "من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد "اور بدعت کی رد میں دوسری دلیلیں بتا رہی ہیں۔(بخاری و مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

امام ابوبکر طرطوشیؒ نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے اپنی کتاب الحوادث والبدع میں لکھا ہے کہ ابن وضاح نے زید ابن اسلم سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے علماء ومشائخ میں کسی کو بھی شب برأت کی طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ان لوگوں نے مکحول کی حدیث کی طرف کبھی خیال تک نہیں کیا، ہمارے فقہاء ومشائخ پندرہویں شعبان کو بھی عام دنوں کی طرح جانتے تھے ان کی نظروں میں اس دن کی کوئی اہمیت وفضیلت نہیں تھی۔ ابن ابی ملیکہؒ سے کہا گیا کہ زیاد نمیری شب برأت کی عبادت کا ثواب لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر بتاتے ہیں یہ بات سن کر ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اگر میں زیاد نمیری سے یہ بات سنتا اور اس وقت میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو انہیں ضرور مارتا زیاد نمیری تو ایک قصہ گو آدمی تھا۔

علامہ شوکانیؒ نے اپنی کتاب الفوائد المجموعہ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ والی حدیث جس میں اللہ کے نبی نے ان سے کہا اے علی جس نے پندرہویں شعبان کی رات میں سو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ "قل هو الله احد" کی تلاوت کی تو اللہ پاک اس کی تمام ضروریات پوری کردے گا، مذکورہ حدیث موضوع ہے، اس حدیث کے الفاظ سو رکعت نماز پڑھنے والے کو جس اجر وثواب کے پانے کی تصریح کررہے ہیں موضوع حدیث کی تمیز کرنے والا انسان اس حدیث کے موضوع ہونے پر ذرہ برابر شک نہیں کرسکتا ہے، مذکورہ حدیث کے سارے

Www.IslamicBooks.Website

راوی مجہول ہیں نیز کئی طریقوں سے یہ روایت بیان کی گئی مگر ہر طریق سے موضوع اور ہر طریق کے سارے راوی مجہول ہیں علامہ شوکانیؒ نے اپنی کتاب المختصر میں لکھا ہے کہ شب برأت کی نماز والی حدیث باطل ہے۔

حضرت علی کی حدیث جسے ابن حبان نے نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ پندرہویں شعبان کی رات میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔

امام دیلمی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ پندرہویں شعبان کی رات میں سو رکعت سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جائے امام شوکانی نے مذکورہ روایت کو اپنی کتاب اللآلی المصنوعہ میں ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ اس کے اکثر راوی تیسرے طبقہ کے ہیں جو سب مجہول اور ضعیف ہیں اسی طرح بارہ رکعت جس میں الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ اخلاص والی حدیث اور چودہ رکعت والی حدیث بھی موضوع ہے ان موضوع روایات کو دیکھ کر فقہاء کی ایک جماعت کو زبردست دھوکہ ہوا ہے جیسے کہ امام غزالی وغیرہ ہیں اسی طرح بعض مفسرین نے بھی دھوکہ کھایا ہے یعنی مذکورہ موضوع روایات کی بنیاد پر اس رات کی فضیلت اور اس کی عبادت تسلیم کرلیا ہے حالانکہ میں نے پندرہویں شعبان کی رات میں نماز والی تمام حدیثوں کو مختلف طریقے سے روایت کر کے پرکھا مگر ساری حدیثیں موضوع اور بے بنیاد ثابت ہوئیں، رہی حضرت عائشہؓ والی حدیث جسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے کہ اللہ کے

Www.IslamicBooks.Website

رسول ﷺ پندرہویں شعبان کی رات میں جنت البقیع جایا کرتے تھے اور اللہ پاک اس رات کو نچلے آسمان پر اترتا ہے اور قبیلہ بنو کلیب کی بکریوں کے بال کے بمقدار لوگوں کی مغفرت ہوتی ہے تو یہ حدیث مذکورہ روایات کے منافی نہیں ہے کیونکہ ہماری بحث اس رات کی نماز کے متعلق ہے جسے لوگوں نے گھڑ لیا ہے ویسے حضرت عائشہؓ والی حدیث بھی صحیح نہیں ہے اس روایات میں ضعف کے ساتھ ساتھ انقطاع بھی ہے اسی طرح حضرت علی والی مذکورہ روایت بھی اس کے منافی نہیں ہے جیسا کہ ابھی ہم نے اس کے ضعف کو بیان کیا ہے۔

حافظ عراقیؒ نے فرمایا کہ شب برأت کی نماز والی حدیث گھڑ کر رسول ﷺ کی طرف منسوب کردی گئی ہے جو رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ وافتراء ہے امام نوویؒ نے اپنی کتاب الجموع میں ذکر کیا ہے کہ وہ نماز جو صلوٰۃ الرغائب کے نام سے مشہور ہے جس کی تعداد بارہ رکعت ہے اور رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں مغرب وعشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے اور اسی طرح شب برأت کی سو رکعت والی نماز یہ دونوں نمازیں بدعت اور قابل رد ہیں قوت القلوب اور احیاء علوم الدین جیسی مشہور کتابوں میں ذکر ہونے اور مذکورہ موضوع احادیث کے پائے جانے کی وجہ سے کسی کو دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ احیاء علوم الدین یا قوت القلوب کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ جس کی ہر بات قابل تسلیم ہو، اگر چہ امام غزالی اور صاحب قوت القلوب نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے مگر مذکورہ دونوں نمازیں بدعات میں سے ہیں رسول اکرم ﷺ کی طرف ان کا

Www.IslamicBooks.Website

انتساب غلط اور جھوٹ ہے اسی طرح بعض ائمہ نے ان دونوں نمازوں کا حکم مشتبہ ہونے کی وجہ سے ان کے استحباب پر کئی کئی صفحات لکھ ڈالا ہے تو ان ائمہ کی تصنیفات کو دیکھ کر بھی دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس سلسلے میں جس نے بھی کچھ لکھا ہے غلط لکھا ہے ان دونوں نمازوں کو غلط ثابت کرنے کی غرض سے امام عبدالرحمٰن المقدسی نے بڑی اچھی کتاب لکھی ہے اور اس موضوع پر بڑی اچھی بحث کی ہے ویسے اس کے ابطال میں اہل علم کے بہت سارے اقوال ہیں، اس سلسلے میں مجھے جو معلومات ہوئی ہے اگر پوری معلومات نقل کردوں تو بحث بڑی لمبی ہوجائے گی، لہذا انھیں کلمات پر اکتفاء کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ قرآن واحادیث سے جو دلائل نقل کئے گئے ہیں، حق کی تلاش کرنے والوں کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گے، ہر انصاف پسند اور حق کے متلاشی کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ پندرہویں شعبان کی محفل یا اس کی نماز اور اس کا روزہ اکثر اہل علم کے نزدیک بدعات ومنکرات میں سے ہے شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام کے بعد کی ایجاد شدہ ہے اس سلسلے میں حق تلاش کرنے والوں کے لئے صرف اللہ کا کلام "الیوم اکملت لکم دینکم" اور اس مضمون کی دوسری آیات نیز رسول اکرم ﷺ کا فرمان "من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد" کافی ہے۔

ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جمعہ کی رات کو کسی طرح کی عبادت اور اس کا دن دوسرے دنوں ورات کے مقابلے میں روزے کے لئے خاص کرے الا یہ کہ تم میں سے کوئی شخص تخصیص کے

Www.IslamicBooks.Website

بغیر اس دن میں روزہ رکھتا ہو، اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دن یا رات کسی طرح کی عبادت کے لئے خاص کرنا جائز ہوتا تو جمعہ اور اس کی رات بدرجہ اولٰی دوسرے ایام کے بہ نسبت خاص کئے جانے کے لائق ہوتی، کیونکہ صحیح احادیث سے جمعہ کی فضیلت ثابت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دنیا جب سے بنائی گئی اور سورج جب سے طلوع ہوا جمعہ کا دن سب سے اچھا اور بہتر دن پایا گیا، تو جب نبی ﷺ نے جمعہ کو کسی طرح کی عبادت کے لئے خاص کرنے سے امت کو روک دیا تو دوسرے ایام اور ان کی راتیں بدرجہ اولٰی کسی طرح کی عبادت وریاضت کے لئے خاص کئے جانے کے لائق نہیں ہیں، الا یہ کہ کوئی ٹھوس دلیل پائی جائے، جو ان کی خصوصیت کو واضح کر رہی ہو، اور یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ شب برأت کی فضیلت پر کوئی صحیح دلیل نہیں پائی جاتی ہے۔

البتہ شب قدر اور رمضان کی راتوں میں قیام اور ہر طرح سے چاک وچوبند ہو کر عبادت کرنے کا ثبوت صحیح اور ٹھوس دلائل کی روشنی میں موجود ہے، جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا اور آپ نے رمضان کی راتوں میں خود قیام کر کے امت کو قیام کرنے پر ابھارا آپ نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ طلب ثواب کی غرض سے رمضان کی راتوں میں قیام کرے گا تو اللہ پاک اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دے گا۔

چنانچہ اگر شب برأت یا رجب کا پہلا جمعہ یا شب معراج کو عبادت وریاضت اور قیام یا روزہ کے لئے خاص کرنے کا ثبوت ہوتا

Www.IslamicBooks.Website

تو نبی ﷺ بذات خود اس پر عمل کر کے لوگوں کو دکھا دیتے یا لوگوں کو کرنے کا حکم دیتے، اور اگر اس طرح کی کوئی بات ہوئی ہوتی تو صحابہ کرام ذرہ برابر نہ چھپاتے ہوئے امت تک ضرور پہونچاتے کیونکہ انبیاء کے بعد سب سے زیادہ خیر خواہ اور بہترین یہی لوگ تھے۔ (رضی اللہ عنہم)

ابھی ابھی علمائے کرام کے اقوال سے معلوم ہوا کہ شب برأت کی فضیلت رسول ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے لہذا شب برأت کی محفل اور اس کی عبادت اسلام میں نئی ایجاد ہے جو انتہائی گھناؤنی اور بدترین بدعت ہے، اس طرح ۲۷ ویں رجب کی رات جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسی رات میں نبی ﷺ کو معراج ہوئی تھی، بالفرض اگر یہ بات صحیح بھی ہوتی تب بھی اس رات کو کسی طرح کی محفل یا عبادت کے لئے خاص کرنا ناجائز ہوتا جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے ویسے صحیح بات یہ ہے کہ معراج کی رات کا علم صرف اللہ کو ہے اور جس نے ۲۷ رجب کی رات کو معراج کی رات کہا ہے ان کا یہ قول غلط ہے، صحیح احادیث میں اس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

کسی نے بڑی اچھی بات کہی ہے، بہترین بات وہ ہے جو سنت اور ہدایت کے طریقے پر ہو اور سب سے بری بات نئی ایجاد کردہ ہے، اللہ پاک ہمیں اور تمام مسلمانوں کو سنت پر قائم رہنے اور اسے خوب مضبوطی سے پکڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

حرم نبوی کے خادم شیخ احمد کے خواب کی حقیقت

یہ رسالہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ان تمام مسلمانوں کی خدمت میں پیش ہے جن تک میری یہ دعوت پہونچ رہی ہے اللہ پاک جملہ مسلمانوں کو اسلام کے ساتھ محفوظ رکھے اور جاہلوں کے دجل وفریب اور مکاروں کی شر سے پناہ دے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

حرم نبوی کے خادم شیخ احمد کی طرف منسوب کی گئی وصیت کے متعلق مجھے آگاہی ہوئی اس وصیت کا مضمون یہ ہے کہ مدینہ میں حرم نبوی کے خادم شیخ احمد فرمارہے ہیں کہ ایک جمعہ کی رات کو میں تلاوت قرآن میں مشغول تھا قرآن کی تلاوت کے بعد اللہ کے اسماء حسنیٰ کا ورد کرنے کے بعد لیٹ گیا، ابھی نیند بھی نہیں آئی تھی کہ رسول اکرم ﷺ جو قرآنی آیات اور احکام شریعت لے کر رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے تھے، میرے پاس تشریف لائے مجھے آواز دی آپ ﷺ کی آواز سنتے ہی میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں لوگوں کے برے اعمال سے بے حد شرمندہ ہوں اللہ اور اس کے فرشتوں کے سامنے منھ دکھانے کے لائق نہیں ہوں کیونکہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک یعنی ایک ہفتہ کے اندر ساٹھ ہزار آدمیوں کا انتقال ہوا مگر سارے لوگ غیر مسلم ہوکر فوت ہوئے کسی کی وفات اسلام پر نہیں ہوئی پھر آپ ﷺ نے بعض ان

Www.IslamicBooks.Website

گناہوں کا ذکر کیا جن میں لوگ مبتلا ہیں اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وصیت نامہ اللہ رب العالمین کی طرف سے ان لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، پھر آپ ﷺ نے قیامت کی بعض نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیخ احمد تم لوگوں کو اس وصیت کے متعلق خبر دار کر دو کیونکہ یہ وصیت لوح محفوظ میں تقدیر کے قلم سے لکھی گئی ہے، جو شخص اس وصیت نامہ کو لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک مکان سے دوسرے مکان تک بھیجے گا، اللہ پاک اس کے لئے جنت میں ایک محل تیار کرے گا اور جو شخص اسے نہیں لکھے گا تو قیامت کے روز میری شفاعت اس کے لئے حرام کردی جائے گی،، اگر ایک محتاج اور تنگ دست آدمی نے اسے لکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو مالدار کردے گا، اگر کسی مقروض آدمی نے لکھ کر بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کردے گا یا اگر وہ شخص گنہ گار ہے تو اس وصیت کی برکت سے اس کے اور اس کے والدین کے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، لیکن اگر کسی شخص نے نہیں لکھا اور دوسروں تک پہونچانے کا اہتمام نہیں کیا تو اس کا منھ سیاہ ہو جائے گا، پھر تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ یہ وصیت نامہ بالکل سچ ہے اس وصیت کے نقل کرنے میں اگر میں جھوٹ بولوں تو دنیا سے کافر بن کر اٹھایا جاؤں میرا خاتمہ اسلام پر نہ ہو، جو شخص اس وصیت کو سچ مانے گا جہنم کی آگ سے نجات پالے گا اور جس نے اسے جھٹلا دیا تو کافر ہو جائے گا، اس وصیت نامہ کا پورا نچوڑ آپ کے سامنے رکھ

Www.IslamicBooks.Website

دیا گیا، جسے رسول اللہ ﷺ پر گھڑ لیا گیا ہے۔

گذشتہ کئی سالوں سے یہ جھوٹی وصیت میں سن رہا ہوں جو لوگوں کے درمیان پھیلی ہوئی ہے، اور عوام میں بہت سے لوگ اس کی تصدیق کے شکار ہو چکے ہیں، مذکورہ وصیت کے الفاظ کبھی کچھ رہتے ہیں تو کبھی کچھ، اس وصیت کا گھڑنے والا کہہ رہا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو نیند کی حالت میں دیکھا پھر اسے وصیت سمجھ بیٹھا،

ناظرین کرام! اس وصیت کی آخری طباعت جو آپ کے سامنے ابھی ذکر کی گئی ہے اس میں اس مفتری نے رسول اکرم ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے آپ کو چشم دید دیکھا، پھر اس وصیت میں بہت سی ایسی چیزوں کا ذکر کیا ہے، جو کھلے طور پر اس کے جھوٹ اور باطل ہونے کو ثابت کر رہی ہیں، ان شاء اللہ آئندہ صفحات میں آپ کو آگاہ کروں گا کہ یہ وصیت نامہ بالکل جھوٹ ہے، گذشتہ کئی سالوں سے برابر اس کی تردید کرتے ہوئے لوگوں کے سامنے اس کے جھوٹ و بکواس ہونے کو واضح کر چکا ہوں لیکن جب اس وصیت کی آخری طباعت کے بارے میں مجھے معلومات ہوئی تو میں نے سوچا کہ اس جھوٹی وصیت کے گھڑنے والے کی جرأت مندی اور اس کے بطلان کو کتاب کی شکل میں لکھ کر ظاہر کرنا بہتر ہوگا میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ جھوٹی وصیت ادنیٰ بصیرت اور صحیح سوجھ بوجھ رکھنے والے کے اندر بھی رائج ہو جائے گی، لیکن بہت سارے بھائیوں نے بتایا کہ بھاری تعداد میں لوگ اس کے شکار

Www.IslamicBooks.Website

ہو گئے ہیں، یہاں تک کہ لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا اور بعض لوگ تو بالکل سچ جان کر اسے چھپانے اور ادھر ادھر پھیلانے میں لگ گئے، اسی لئے میں نے سوچا کہ اس وصیت کے بطلان اور اس کے جھوٹ کو کتاب کی شکل میں بیان کرنا ضروری ہے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ رسول اکرم ﷺ پر بہت بڑی افتراء اور جھوٹ ہے پھر کسی کو دھوکہ نہ ہو، اہل ایمان وعلماء حضرات یا صحیح سوجھ بوجھ رکھنے والوں میں سے جو بھی غور کرے گا بخوبی اسے معلوم ہو جائے گا کہ بہت سارے وجوہ واسباب کی بنیاد پر یہ وصیت بالکل جھوٹ اور افتراء ہے، جب میں نے شیخ احمد (جن کی طرف یہ وصیت منسوب کی جاتی ہے) کے بعض عزیزوں سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ شیخ احمد پر یہ بہتان وافتراء ہے کیونکہ شیخ احمد سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے، اور پھر شیخ احمد تو ایک مدت پہلے فوت ہو چکے ہیں، اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم مان لیں کہ شیخ احمد یا ان سے بھی کسی بڑے شخص نے رسول اکرم ﷺ کو نیند یا بیداری کی حالت میں دیکھا جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے اور رسول اکرم ﷺ نے انہیں یہ وصیت کی، تو بدیہی ولازمی طور پر ہم یہ بات کہیں گے کہ رسول اکرم ﷺ کو دیکھنے کا دعویٰ کرنے والا جھوٹ کہہ رہا ہے یا مذکورہ وصیت کرنے والا نبی ﷺ نہیں بلکہ شیطان ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ اپنی وفات کے بعد کسی سے نہیں مل سکتے ہیں، نیز بیداری کی حالت میں آپ کو نہیں دیکھا جا سکتا ہے اور جاہل صوفیہ میں سے جس نے نبی ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھنے یا محفل میلاد وغیرہ میں

Www.IslamicBooks.Website

حاضر ہونے کا دعویٰ کیا تو اس نے بہت بڑے اور قبیح جھوٹ کا ارتکاب کیا نیز بہت بڑی غلطی میں واقع ہوا اور کھلے طور پر کتاب وسنت واہل علم کے اجماع کی مخالفت کی اس لئے کہ مردے قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے آج دنیا میں نہیں آسکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے لوگو! دنیا میں جانے کے بعد تمہارے اوپر موت طاری ہوگی اور پھر قیامت کے روز تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں خبر دی ہے کہ مردوں کا زندہ ہوکر اپنی اپنی قبروں سے اٹھنا قیامت کے دن ہوگا، آج دنیا میں نہیں اور جس نے اس کے علاوہ کوئی بات کہی تو وہ کھلا ہوا جھوٹا اور غلط بکنے والا ہے، نیز حق بالکل نہیں جانتا ہے جس طرح سلف صالحین جانتے تھے کہ جس پر چل کر رضی اللہ عنہم کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

اس وصیت کے جھوٹ ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنی زندگی میں اور وفات کے بعد بھی حق کے علاوہ دوسری بات ہرگز نہیں کہہ سکتے ہیں جبکہ مذکورہ وصیت کا ایک ایک حرف کھلے طور پر شریعت مطہرہ کی مخالفت کررہا ہے جیسا کہ ابھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے، پہلی بات تو یہ کہ رسول اکرم ﷺ کو نیند کی حالت میں دیکھا جاسکتا ہے اور جس نے آپ کو آپ کی صورت میں دیکھا تو سچ مچ اس نے نبی ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان آپ کی صورت میں نہیں آسکتا ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے، لیکن نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنے والے کی

Www.IslamicBooks.Website

امانت وصداقت اور قوت حافظہ کا لحاظ کیا جائے گا، کہ کیا اس نے نبی ﷺ کو یقیناً آپ کی صورت میں دیکھا ہے یا کوئی دوسری صورت اس کے سامنے آئی ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کی کوئی حدیث اگر ایسے طریقے سے بیان کی گئی کہ جس کے راوی غیر ثقہ ہیں یا قوت حافظہ مضبوط نہیں ہے تو وہ حدیث نا قابل اعتماد مانی گئی یا کوئی حدیث ثقہ راویوں نے بیان کیا جن کی قوت حافظ بھی قوی ہے لیکن اس کے مقابلے میں جب کوئی روایت اور اقویٰ مل گئی جس کے راوی زیادہ ثقہ وعادل ہیں تو پہلی حدیث منسوخ مانی گئی اور اگر ناسخ منسوخ کی کوئی صورت نہیں ملی تو پھر پہلی حدیث شاذ مان کر چھوڑ دی گئی اور دوسری روایت لے لی گئی، جب آپ کی احادیث اتنی چھان بین اور جرح وتعدیل کے بعد قابل عمل ہوتی ہے تو پھر اس جھوٹی وصیت کا کیا حال ہوگا، جس کا نقل کرنے والا ایک نا معلوم شخص ہے جس کی امانت و دیانت اور ایمان کا پتہ ہی نہیں ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اگر یہ وصیت شریعت مطہرہ کی مخالفت نہ بھی کر رہی ہوتی تب بھی اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور حال یہ ہے کہ مذکورہ وصیت کچھ ایسے امور پر مشتمل ہے جو اس کے باطل وجھوٹ ہونے کو ثابت کر رہے ہیں اور تیار رہے ہیں کہ نبی ﷺ پر بہت بڑا بہتان اور دین میں ایسی ایجاد ہے جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی تھی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو بات میں نے نہیں کہی ہے اگر کسی نے اپنی طرف سے گھڑ کر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر دیا تو اسے جہنم کو اپنا ٹھکانا نہ بنالینا چاہیئے، چنانچہ اس

وصیت کے گھڑنے والے نے بھی اپنی طرف سے گھڑ کر رسول اکرم کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے بلکہ آپ پر کھلا ہوا جھوٹ وافتراء ہے، چنانچہ اگر خالص دل سے توبہ کر کے لوگوں کو نہ بتادیا کہ یہ وصیت جھوٹ ہے جسے میں نے اپنی طرف سے گھڑ کر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر دیا تھا، تو پھر اسی وعید وعذاب کا مستحق ہوگا جس کی بشارت گذشتہ حدیث میں سنائی گئی ہے کیونکہ کسی باطل کو دین کی طرف منسوب کر کے لوگوں کے درمیان پھیلانے والا جب تک اس باطل کو باطل کہہ کر عام نہ کر دے اور پھر آئندہ جھوٹ بات گھڑ کر بیان کرنے سے رجوع نہ کر لے اس وقت تک اس کی توبہ نہ تو درست ہے اور نہ قبول ہوسکتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہدایت کی جو باتیں ہم نے نازل کی ہیں اور کتاب میں لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کر دینے کے باوجود جو لوگ اسے چھپاتے ہیں تو یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی طرف سے بھی لعنت برستی ہے لیکن جن لوگوں نے حق بات چھپانے سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی اور حق بات بیان کرنا شروع کر دیا تو میں ان کی توبہ قبول کر کے ان کے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کر دی ہے کہ جس نے ذرہ برابر حق بات چھپایا تو اس کی توبہ اسی شرط پر قبول ہوگی جب کہ اپنی اصلاح کر کے حق بات بیان کرنا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو بھیج کر اور شریعت کاملہ نازل کر کے اپنے بندوں کے لئے اس دین

Www.IslamicBooks.Website

کو مکمل کر دیا ہے، اور رسول اکرم ﷺ شریعت کو مکمل طور سے بیان کرنے کے بعد ہی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اپنی نعمتیں تمہارے اوپر تمام کر دی اور مذہب اسلام جیسا مذہب تمہارے لئے پسند فرمایا اور اس وصیت کا گھڑنے والا چودہویں صدی ہجری میں پیدا ہو کر مذہب اسلام جیسے سیدھے سادے مذہب کو لوگوں کے سامنے خلط ملط کر کے ایک ایسے نئے دین کے ایجاد کرنے کی کوشش میں ہے کہ جس کی شریعت قبول کرنے والا جنت کا حقدار اور انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوگا، نیز اپنی گھڑی ہوئی وصیت کو قرآن سے بھی افضل ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے جیسا کہ اس نے لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے کہ جو شخص اس وصیت کو لکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا تو اس کے بدلے جنت میں ایک محل کا حقدار ہوگا اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو پھر قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم ہوگا یہ اس کا بدترین قسم کا جھوٹ ہے جو اس وصیت کو جھوٹ ثابت کرنے اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹ پر جرأت مندی اور بے حیائی پر کھلا ثبوت ہے، کیونکہ جو شخص قرآن جیسی مقدس کتاب کو چھپا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک بھیجے گا اسے یہ فضیلت وثواب نہ مل سکے گا جب تک کہ قرآن پاک پر اس کا عمل نہ ہو تو پھر اس جھوٹی وصیت کے لکھنے اور ایک مکان سے دوسرے مکان تک پہونچانے والے کو یہ ثواب کہاں سے مل سکتا ہے، اسی طرح اگر کسی نے نہ تو

Www.IslamicBooks.Website

قرآن کی طباعت میں حصہ لیا اور نہ ہی ایک دوسرے تک پہنچایا لیکن شریعت کا متبع و پیروکار اور مومن ہے تو قیامت کے روز نبی ﷺ کی شفاعت کا ضرور حقدار ہوگا یہی ایک بات جو اوپر بیان کی گئی ہے اس وصیت کے بطلان نیز اس کے ناشر کی غباوت اور دین حق کی معرفت سے دوری کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے حالانکہ اور دوسری باتیں بھی ذکر کی گئی ہیں جو سب کی سب اس کے باطل ہونے کو ثابت کرر ہی ہیں اس وصیت کا گھڑنے والا اسے صحیح ثابت کرنے کے لئے چاہے ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ قسمیں کھائے اور کہے کہ اگر میں اس وصیت کے نقل کرنے میں جھوٹ بولوں تو اللہ پاک مجھے رسوا کردے اور دردناک عذاب کا مستحق بنوں، پھر بھی یہ وصیت صحیح نہیں ہوسکتی ہے، خدا کی قسم یہ وصیت بالکل جھوٹ اور حد درجہ باطل ہے میں اللہ کو اس کے فرشتوں نیز اس کتاب کے پڑھنے والے جملہ مسلمانوں کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ یہ وصیت ہر ناحیے سے مکمل جھوٹ اور رسول اکرم ﷺ پر افتراء ہے میری دعوت کو جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کردے اور ان کے عمل کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کرے۔

اس وصیت کی تردید میں جو باتیں ذکر کی جاچکی ہیں ان کے علاوہ اور بہت سی باتیں اس کے بطلان پر دلالت کرتی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے اپنی گڑھی ہوئی وصیت میں کہا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ساٹھ ہزار آدمیوں کے مرنے کی خبر دی ہے اور اس خبر کا تعلق علم غیب سے ہے جو صرف اللہ کے لئے خاص ہے اور پھر

Www.IslamicBooks.Website

رسول اکرم ﷺ کے انتقال کر جانے کے بعد وحی کا سلسلہ بھی بند ہو گیا تھا حالانکہ آپ ﷺ اپنی زندگی میں بھی غیب کی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے، تو پھر وفات ہو جانے کے بعد بدرجہ اولیٰ آپ کو غیب کی کوئی خبر نہیں تھی، جیسا کہ قرآن پاک اعلان کر رہا ہے: اے محمد لوگوں سے آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے نہیں کہتا ہوں کہ اللہ کا خزانہ میرے پاس ہے اور غیب بھی نہیں جانتا ہوں، دوسری آیت میں فرمایا گیا کہ آپ کہہ دیجئے زمین وآسمان میں جو بھی ہیں کسی کو غیب کی خبر نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے روز ایک جماعت کو حوض کوثر سے بھگا دیا جائے گا، اللہ کے رسول ﷺ فرشتوں سے کہیں گے کہ بھئی یہ تو میری امت کے لوگ ہیں انہیں کیوں روکتے ہو چنانچہ رسول اکرم سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے انتقال کر جانے کے بعد دین میں کتنی خرافات ایجاد کر لی تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ جواب سننے کے بعد میں بھی نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کہوں گا کہ اے اللہ جب تک میں ان کے بیچ تھا، ان پر گواہ ومحافظ تھا، لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگہبان ہے مذکورہ آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم کو نہ تو غیب کی خبر تھی اور نہ آپ نے ساٹھ ہزار آدمیوں کے مرنے کی خبر دی ہے لہذا یہ وصیت جھوٹ ہے۔

دوسری بات جو اس وصیت کے بطلان کو ثابت کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گھڑنے والے نے دعویٰ کیا ہے کہ جو شخص اسے لکھ کر ادھر ادھر

Www.IslamicBooks.Website

بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی دور کردے گا اگر مقروض ہے تو اس کا قرض ادا ہوئے گا، یا اگر گناہوں سے لدا ہوا ہے تو اس وصیت کی برکت سے اس کے اور اس کے والدین کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ اور اس کے گھڑنے والے کی بے حیائی وافتراء پردازی اور جھوٹ پر واضح دلیل ہے، کیونکہ قرآن مجید کے لکھنے اور چھاپنے یا بانٹنے والوں کو یہ تینوں چیزیں نہیں مل سکتی ہیں جب کہ اس پر عمل نہ ہو تو پھر اس جھوٹی وصیت کے لکھنے اور بانٹنے سے کہاں مل سکتی ہیں اس وصیت کا لکھنے والا نالائق اور خبیث اس کوشش میں ہے کہ لوگوں کے سامنے اس طرح کی باتیں پیش کر کے ان کی پوری توجہ اس وصیت کی طرف موڑ دے تاکہ لوگ اس کے گمان کردہ فضائل کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے لکھنے اور اس کے نشر واشاعت میں لگ جائیں اور اللہ کے نازل کردہ ان وسائل وذرائع کو چھوڑ دیں کہ صحیح معنوں میں جن وسائل کو بروئے کار لانے سے مالداری مل سکتی ہے قرض کی ادائے گی اور گناہوں کی مغفرت بھی ہو سکتی ہے۔

تیسری بات جو اس وصیت کے جھوٹ ہونے کو ثابت کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ گھڑنے والے نے کہا ہے جو شخص اس وصیت کو نہ لکھے گا تو دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا یہ بھی بدترین قسم کا جھوٹ ہے جو اس وصیت کے بطلان اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹ وافتراء پر واضح دلیل ہے بھلا یہ بات کسی عقل میں کیسے آسکتی ہے کہ جو شخص اس وصیت کو

Www.IslamicBooks.Website

جسے چودہویں صدی ہجری میں ایک نامعلوم شخص نے گھڑلیا ہے اور رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے دعویٰ کرتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا ، دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا ، اور لکھنے والے کی محتاجی دور ہو جائے گی قرض سے چھٹکارا حاصل کر لے گا گناہوں سے بخشش ہو جائے گی سبحان اللہ رسول اکرم ﷺ پر یہ کتنا بڑا بہتان ہے، دلائل اور مشاہدات دونوں اس شخص کے جھوٹ وافتراء اور بے حیائی کی گواہی دے رہے ہیں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے اس وصیت کو نہیں لکھا مگر الحمدللہ وہ لوگ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں ان کے چہرے کا رنگ سیاہ نہیں ہوا، اسی طرح بے شمار انسانوں نے اسے کئی بار چھپوا کر ادھر ادھر پر چار کیا مگر جیسے کے ویسے رہے ان کا قرض نہیں ادا ہوا ان کی محتاجی بدستور قائم ہے گناہوں کے زنگ اور دلوں میں شکوک وشبہات سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

شریعت مطہرہ نے یہ اجر وثواب قرآن پاک لکھنے والوں کے حق میں نہیں مقرر کیا جو کہ سب سے افضل و پاکیزہ کتاب ہے تو پھر یہ جزا وثواب اس جھوٹی وصیت کے لکھنے والوں کو کہاں سے مل جائے گا جس کا ایک ایک لفظ اس کے جھوٹ ہونے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

چوتھی بات جو اس وصیت کے باطل اور جھوٹ ہونے کو ثابت کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گھڑنے والے نے کہا ہے جو شخص اس وصیت کو سچ مانے گا جہنم کے عذاب سے نجات حاصل کر لے گا اور جھٹلانے

Www.IslamicBooks.Website

والا کافر ہو جائے گا۔ یہ بھی صریح جھوٹ ہے، اس مفتری کو جھوٹ کی اس جرأت پر داد دینی چاہئے جھوٹ بولنے میں اس شخص نے کمال کر دیا، اس طرح جھوٹ بول کر لوگوں کو اپنے مکر و فریب میں مبتلا کر کے اپنی اس گھڑی ہوئی جھوٹی وصیت کو سچ منوانے کی کوشش کر رہا ہے اور دعویٰ کرتا ہے جو شخص سچ مان لے گا جہنم سے نجات پالے گا اور انکار کرنے والا کافر ہو جائے گا، خدا کی قسم اس کذاب نے جھوٹ کی حد کر دی اور یہ اسکا بڑا بھاری مکر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وصیت کو سچ کہنے والا کافر ہو جائے گا اور جھٹلانے والا مومن ہوگا، کیونکہ یہ خود باطل جھوٹ ہے جس کے صحیح ہونے کی سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کو میں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ یہ وصیت بالکل جھوٹ ہے اس کا گھڑنے والا بہت بڑا جھوٹا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے دین کا ایک جزء بنا دے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کذاب کے پیدا ہونے سے چودہ سو سال پہلے ہی اس دین کو مکمل کر کے اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔

ناظرین کرام! اور میرے [illegible] بھائیو! تم آگاہ ہو جاؤ، اس طرح کی مفتریات اور جھوٹی باتوں کو [illegible] اور عوام میں رائج کرنے سے بچو، کیونکہ حق اپنی جگہ حق ہے جو چمکدار [illegible] پنے تلاش کرنے والوں پر خلط ملط ہو ہی نہیں سکتا ہے، لہذا حق کو دلائل کے ذریعہ تلاش کرو، اور جس بات میں تمہیں اشکال ہو تو علماء اسلام سے پوچھ کر معلوم کر لیا کرو، جھوٹوں کے قسم نے سے دھوکہ میں نہ پڑو، کیونکہ ابلیس لعین نے بھی حضرت آدم وحوا

Www.IslamicBooks.Website

سے قسم کھا کر کہا تھا کہ تم دونوں کا خیر خواہ ہوں حالانکہ سب سے بڑا خائن اور جھوٹا تھا۔ سورہ اعراف میں تفصیل سے یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے، ابلیس نے آدم وحوا سے کہا کہ میں تمہاری خیر خواہی میں یہ بات کہہ رہا ہوں، حالانکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا، لہذا شیطان اور اس کی پیروی کرنے والے افتراء پردازوں سے بچو، شیطان اور اس کے پیچھے ڈوڑنے والے محض اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے اور سیدھے راستہ سے بھٹکانے کے کے لئے ہر چوراہے پر کھڑے ہوئے ہیں، ایمان کا بھی دعویٰ کرتے ہیں مگر ان کا ایمان جھوٹا ہے ان کے اندر بے وفائی اور جھوٹی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے اللہ پاک ہمیں اور سارے مسلمانوں کو شیاطین کے شر اور گمراہ کرنے والوں کے فتنہ اور اللہ کے باطل پرست دشمنوں کی تلبیس سے محفوظ رکھے۔ جو لوگ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے اور لوگوں پر ان کا دین خلط ملط کرنے کی کوشش میں ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا اور اپنے دین کا معین ومددگار ہے چاہے شیطان اور اس کے چیلوں کو یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ لگے۔

اس مفتری نے بعض منکرات وفواحش کے ظاہر ہونے کا بھی ذکر کیا ہے تو یہ بات ہونے والی ہے۔ قرآن پاک اور سنت مطہرہ نے ان منکرات اور گناہ کے کاموں سے لوگوں کو روکتے ہوئے ان کے انجام سے ڈرایا ہے اس لئے ہمیں اس کی جھوٹی وصیت کو بالکل نہیں دیکھنا ہے کیونکہ قرآن واحادیث میں ہر طرح کی ہدایت موجود ہے اور یہی دونوں چیزیں

Www.IslamicBooks.Website

ہمارے لئے کافی ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حالات سدھار دے، حق کی پیروی اور اس پر جمے رہنے کی نعمت سے مالا مال کردے، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے معافی مانگنے کی توفیق بخشے، اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح اس وصیت میں قیامت کی بعض نشانیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، رسول اکرم ﷺ نے بذریعۂ وحی قیامت کی بہت ساری نشانیوں کو بیان کردیا تھا اور قرآن پاک نے بھی بعض نشانیوں کی طرف اشارہ کیا ہے، لہذا جو شخص قیامت کی نشانیوں کے متعلق جانکاری حاصل کرنا چاہتا ہے اسے کتب احادیث اور علماء کی تصنیفات کی طرف رجوع کرنا چاہئے اس مفتری اور جھوٹے شخص کے بیان کی طرف توجہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جس نے حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ ہمارے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے اللہ کی اجازت کے بغیر نہ کوئی طاقت ہے اور نہ جنبش۔

Www.IslamicBooks.Website

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور گیارہویں کی بدعت

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على عبده ورسوله الصادق الامين وعلىٰ اٰله واصحابه واتباعه باحسان الىٰ يوم الدين.

محفل عید میلاد النبی ﷺ کی طرح گیارہویں کا عام طور سے جگہ جگہ رواج ہے، لوگ ایک جگہ جمع ہوکر بیک آواز اللہ اکبر، سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ اور چاروں قل کا ورد کرتے ہیں نیز شیخ عبدالقادر جیلانی کی تعریف میں لمبے لمبے قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور بہت سے شرکیہ کلمات بکتے ہوئے انہیں اپنی مدد کے لئے پکارا جاتا ہے ہر طرح کی مصیبتیں اور پریشانیاں ان کے سامنے رکھی جاتی ہیں کیونکہ ان لوگوں کے گمان کے مطابق حضرت شیخ ان کی محفل میں تشریف لاتے ہیں اسی لئے اس روز ان کے نام پر مرغ یا بھیڑ، بکری ضرور ذبح ہوگی، نیز گیارہویں پڑھنے کے لئے دور دور سے لوگ بلائے جاتے ہیں ورقصیدہ خوانی میں باہم مقابلہ بھی ہوتا ہے یہ بدعت عموماً پورے ہندوستان میں اور خصوصاً صوبہ مہاراشٹر کے اکثر اضلاع میں بکثرت پائی جاتی ہے یہاں تک کہ ضلع رائے گڈھ ورتنا گیری کے بعض علاقوں میں لوگوں نے اسے بہت بڑے ثواب کا کام سمجھ لیا ہے چنانچہ طلب ثواب کی نیت سے بڑے شوق ورغبت سے اس گمراہی میں مبتلا ہیں حالانکہ اس علاقے کے مسلمان امام شافعی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اپنے آپ

Www.IslamicBooks.Website

کو شافعی المسلک کہتے ہیں، پھر نہیں معلوم کہاں سے ان کے اندر یہودیت اور بریلویت کا رواج ہو گیا جس کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں ہے، آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ یہودیت نے ہر دور میں اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی پوری کوشش کی ہے، عبداللہ بن سبا یہودی کے دور سے آج تک جب بھی اسلام کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا تو اس میں یہودیوں کی پوری سازش رہی ہے، اور پھر جب احمد رضا خاں بریلوی جیسے دین فروش لوگ پیدا ہوئے جنھوں محض اپنی روزی روٹی کی غرض سے یہودیوں کی ایجنٹی قبول کر کے ان کے مذہب کی ترویج واشاعت میں اپنی پوری زندگی صرف کر دی جس کے نتیجے میں کروڑوں مسلمان سیدھے راستے سے بھٹک کر طرح طرح کی گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے، اس شخص نے قبروں کی مجاوری ان پر پھول پتیاں چڑھانا نیز قبر والوں کو اپنی مدد کے لئے پکارنا ان کے نام پر جانور ذبح کرنا ان کی نذر ماننا اور سال میں ایک بار عرس منانے کی بدعت ایجاد کی ورنہ اس سے پہلے مذکورہ خرافات اس نوعیت کی نہیں پائی جاتی تھیں، گویا بریلویت کی بنیاد ہی قبر پرستی اولیاء پرستی، پیر پرستی اور کفار و مشرکین کی طرح اعاظم پرستی پر ہے۔

گیارہویں کی بدعت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے احمد رضا نے ایجاد کر کے شیخ عبدالقادر جیلانی کو خدائی درجہ تک پہنچا دیا ہے جیسا کہ بریلوی علماء کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے، احمد رضا خاں اپنی کتاب برکات الاستمداد میں رقمطراز ہے کہ

''شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ کسی مصیبت و پریشانی کے

Www.IslamicBooks.Website

وقت اگر کسی نے مجھ سے مدد طلب کی تو میں اس کی پریشانی دور کردوں گا، پکارنے والے کی پکار سن کر اس کی دعا قبول کرلوں گا، اور اللہ تک پہونچنے کے لئے میرا وسیلہ پکڑنا ضروری ہے، دوسری جگہ لکھتا ہے کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی شیخ عبدالقادر کو چھوڑ کر کسی دوسرے ولی سے مدد نہیں طلب کی ایک بار شیخ صاحب کو چھوڑ کر حضرت محبوب علی کو پکارنے کی بڑی کوشش کی مگر میری زبان سے برابر یا غوث پاک نکلتا رہا۔"

(ملفوظات احمد رضا ۳۰۷)

اسی طرح کے اور بہت سے جھوٹے قصے گھڑ کر شیخ عبدالقادر کی طرف منسوب کردیئے گئے ہیں جن کی سرے سے اصل نہیں ہے، احمد رضا خاں کا ایک مرید اپنی کتاب انوار رضا میں لکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت یعنی احمد رضا خاں بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ہاتھوں میں بالکل ایسے تھے جیسے لکھنے والے کے ہاتھ میں قلم۔ اور شیخ عبدالقادر رسول اکرم کے ہاتھوں میں قلم کے مانند تھے۔

ایوب رضوی بریلوی اپنی کتاب باغ فردوس میں رقمطراز ہے کہ ول اکرم ﷺ کی رضا وخوشنودی اعلیٰ حضرت بریلوی کی خوشنودی میں پنہاں ہے یعنی رسول اکرم ﷺ کو خوش کرنے کے لئے احمد رضا کو خوش کرنا ضروری ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ خدا کی قسم اگر احمد رضا خاں رسول اکرم ﷺ کے عہد میں ہوتا تو دیگر دشمنان اسلام کی طرح اس سے بھی جہاد کرنے کے لئے صحابہ کرام کو توجہ دلائی جاتی۔

Www.IslamicBooks.Website

چونکہ میرا موضوع کچھ اور ہے اس لئے مزید لکھتے ہوئے صرف اتنا عرض کردینا کافی سمجھتا ہوں کہ گیارہویں جیسی بدترین بدعت کا موجد احمد رضا خاں بریلوی ہے جس نے ۱۴/ مئی ۱۸۶۵ء مطابق ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوکر ایک ایسے مذہب کی بنیاد رکھی جو زمانہ جاہلیت میں رائج تھا جسے مٹانے کے لئے بے شمار انبیاء مبعوث ہوئے اور آخر میں رسول اکرم ﷺ نے آکر لوگوں کو توحید خداوندی کی طرف بلایا۔

تعجب اس بات پر ہے کہ نبی ﷺ کے انتقال کر جانے کے تقریباً ۱۲۶۰ سال کے بعد بریلویت کی بنیاد پڑی لیکن پھر بھی لوگوں نے اسے قبول کرکے عین مذہب سمجھ لیا، گویا کہ مذہب بریلویت نبی ﷺ اور صحابہ کرام نیز مسلمانوں کا مذہب نہیں ہے بلکہ آج سے صرف ایک سو تیس سال پہلے کا ایجاد کیا ہوا مذہب ہے جس کا مذہب اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے، ان شاء اللہ آئندہ جلد ہی اس موضوع پر مستقل ایک رسالہ لکھوں گا۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی قیامت کے روز گیارہویں منانے والوں سے اپنی برأت کا اظہار کریں گے۔ کہ اے اللہ میں نے انہیں گیارہویں منانے کے لئے نہیں کہا تھا بلکہ انھوں نے حلوہ، پوڑی، مرغی کھانے کے لئے نیز جاہل عوام کی مشقت کا پیسہ نکال کر اپنی جیب بھرنے کی غرض سے ایجاد کرلیا تھا، اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، خدا کی قسم اگر آج شیخ عبدالقادر باحیات ہوتے تو گیارہویں جیسی خرافات منانے والوں کے خلاف جنگ کا اعلان کردیتے، کیوں کہ وہ اپنے زمانے کے متقی و پرہیزگار

Www.IslamicBooks.Website

اور دین کی خدمت کرنے والوں میں سے تھے کبھی بھی خلاف شریعت اگر
کوئی بات دیکھی تو اس کی تردید کرتے تھے جیسا کہ ان کی سیرت کا مطالعہ
کرنے سے معلوم ہوتا ہے سنہ ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۸ سال تک حصول
تعلیم میں لگے رہے، تعلیم حاصل کرنے کے بعد سنہ ۴۸۸ھ میں بغداد پہونچے
اور پھر پوری زندگی دعوت و تبلیغ دین میں گذار دی، ہمیشہ حق بات کہنے کی
کوشش کرتے تھے، مگر کبھی بھی ان لوگوں کے رعب سے متاثر نہ ہوئے اور نہ
کسی دنیاوی غرض نے حق بات کہنے سے باز رکھا مخلوق خدا پر بے حد شفیق
و مہربان تھے۔ ۹۱ سال تک اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کر کے سنہ ۵۶۱ھ
میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انتقال سے چند دن پہلے اپنے بیٹے عبدالوہاب کو
چند باتوں کی وصیت کی جو آب زریں سے لکھے جانے کے قابل ہے، فرمایا:
بیٹے اللہ کے علاوہ کسی مخلوق سے کسی طرح کی آس مت لگانا، ہر طرح کی
ضروریات صرف اللہ پوری کرنے والا ہے، بیٹے صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا،
دنیا کے سارے لوگ مل کر اگر تجھے نفع پہنچانا چاہیں گے تو اللہ کی مرضی کے
بغیر ذرہ برابر نفع نہیں پہنچا سکتے، اور اگر اللہ تعالیٰ تیرے حق میں بھلائی چاہے
گا تو دنیا کی کوئی طاقت تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی، بیٹے توحید پر قائم رہنا اسی
میں نجات ہے، (ماخوذ از فتح الربانی)

مذکورہ وصیت کا ایک ایک لفظ اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ
کر رہا ہے کہیں بھول کر بھی اپنے بیٹوں کو گیارہویں کرنے کا حکم نہیں دیا
اور ۹۱ سال کی مدت میں نہ کبھی گیارہویں منائی گئی؟ جیسا کہ تاریخ کی

Www.IslamicBooks.Website

کتابوں سے معلوم ہوتا ہے، پھر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے انتقال کے ۴۰۷ سال بعد سے پہلے یہ بدعت ہندوستان میں ایجاد ہوئی اور آہستہ آہستہ بعض دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گئی لیکن عرب ممالک کے اکثر ملکوں میں اس بدعت کا نام ونشان تک نہیں ہے حتی کہ بغداد جہاں پر حضرت شیخ صاحب نے اپنی پوری زندگی گزاردی اور انتقال کرنے کے بعد وہی دفن بھی ہوئے مگر آج تک بغداد والوں نے گیارہویں کی محفل نہیں منعقد کی حالاں کہ ہندوستان والوں کے بہ نسبت بغداد والے گیارہویں منانے کے زیادہ حق دار تھے لیکن جب نبی اکرم ﷺ کی محفل میلاد منانا ناجائز وحرام ہے تو پھر آپ ﷺ کے بعد شیخ عبدالقادر اور دوسرے اولیاء کی کیا حیثیت ہے جس وجہ سے انہیں خوش کرنے کی غرض سے ان کا عرس منایا جائے، یہ لوگ انسان تھے، خدا کے بے بس بندے تھے ان کی بے بسی ولاچاری کے بے شمار واقعات ملتے ہیں یہ اور بات ہے کہ بریلویت کی دنیا میں بسنے والوں کی آنکھیں حق بات دیکھنے سے اندھی ہو چکی ہیں، شیخ عبدالقادر نے ایک دفعہ فرمایا کہ مجھے لوگوں کو کھانا کھلا[illegible]ب سے زیادہ پسندیدہ ہے لیکن کیا کروں مجبور ہوں میرے پاس اسی دولت نہیں کہ روزانہ خدا کے بندوں کو کھانا کھلاسکوں۔ (الفتح الربانی)

مذکورہ واقعہ بتارہا ہے کہ شیخ صاحب اپنی زندگی میں جو چاہتے تھے کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، بلکہ خدا کی قدرت کے سامنے وہ مجبور تھے نے کے بعد لوگوں کی ضروریات اور مرادیں کیسے پوری کرسکتے ہیں

Www.IslamicBooks.Website

مسلمانو! عقل سلیم سے کام لو، گیارہویں کی محفل رچا کر کھلے طور پر کتاب وسنت، سلف صالحین اور اجماع امت کی مخالفت کی جاتی ہے کیوں جب رسول اکرم ﷺ کی محفل میلاد منانا ناجائز اور دین میں نئی ایجاد ہے، تو پھر بدرجہ اولیٰ آپ کے بعد کسی کی محفل میلاد اور عرس منانا ناجائز وحرام ہے جو سرے سے بدعت وگمراہی اور شرک ہے، بھلا بتاؤ تو صحیح کہ جب رسول اکرم ﷺ اپنی وفات کے بعد دنیا میں نہیں آسکتے ہیں اور نہ کسی کی پکار سن سکتے ہیں نہ کسی کی مصیبت دور کرسکتے ہیں تو پھر شیخ عبدالقادر جیلانی یا خواجہ معین الدین اجمیری اور خواجہ نظام الدین وغیرہ کسی کی مدد کہاں سے کرسکتے ہیں بالفرض اگر ان کے اندر مدد کرنے کی صلاحیت ہوتی تو سب سے پہلے اپنے وطن والوں کی مدد کرتے، آپ کو معلوم ہے کہ بغداد اپنی تاریخ میں نامعلوم کتنی مرتبہ اپنے دشمنوں کا نشانہ بنا، ایران وعراق کے درمیان جنگ کے زمانہ میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہلاک ہوئے بے شمار عورتیں بیوہ اور معصوم بچے یتیم ہوئے مگر پورے سات سال کی مدت میں کبھی بھی شیخ صاحب نے بغداد والوں کی مدد نہیں کی، اور نہ ایرانی حملے کو روک سکے، اسی طرح آپ آج کل روازانہ سن رہے ہیں کہ امریکہ اور دیگر ممالک جو عراق کے خلاف ہیں چوبیس گھنٹے بغداد وعراق کے دوسرے شہروں پر بم باری کررہے ہیں جس کے نتیجے میں ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں بے گناہ عورتیں، معصوم بچے اور بوڑھے بھون کر رکھ دیئے جاتے ہیں مگر آج ان کی مدد کے لئے کوئی نہیں ہے، اگر شیخ صاحب مدد کرنے کے لائق ہوتے

Www.IslamicBooks.Website

تو کیا معصوم بچوں اور بے گناہ عورتوں کو مرتے دیکھ کر خاموش بیٹھے رہتے یا امریکہ و دیگر مخالف قوتوں کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر ہو کر میدان میں آتے یا غیب سے ہی بغداد والوں کی مدد کرتے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگوں کے سامنے اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جو چیخ چیخ کر کہہ رہے کہ مردے ذرہ برابر کسی کی مدد نہیں کر سکتے ہیں اور نہ کسی کی پکار سن سکتے ہیں، لیکن اس کے باوجود بھاری تعداد میں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے لوگ قبروں کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں، اور جو چیز اللہ سے مانگنی چاہئے تھی آج وہی قبر والوں سے مانگی جارہی ہے، حالانکہ قبر والے چاہے نبی ہوں یا ولی وہ خود محتاج ہیں چنانچہ انکی محتاجی و بے بسی کا خیال کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جب تم قبرستان جاؤ تو مردوں کے حق میں مغفرت کی دعا کرو، اور یہ دعا مردوں کیلئے بہترین تحفہ ہے

رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق صحابہؓ کرام نے مردوں کے لئے محض دعاء مغفرت اور آخرت کی زندگی یاد کرنے کی غرض سے قبرستان کا رخ کیا، اور پھر اللہ کے نبی کے انتقال کر جانے کے بعد مسلمانوں کو طرح طرح کے مصائب و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا مگر کبھی بھی کسی صحابی نے آپ ﷺ کی قبر پر جا کر آپ ﷺ کو مدد کے لئے پکارنے کی جرأت نہیں کی، اور نہ ہی رسول اکرم ﷺ ان کی مدد کے لئے تشریف لائے۔

Www.IslamicBooks.Website

قحط سالی کا زمانہ ہے بارش نہ ہونے کی وجہ سے مدینہ کے لوگ پریشان ہیں بارش کی کوئی امید نظر نہیں آرہی ہے، مجبوراً نماز استسقیٰ کے لئے مدینہ منورہ سے باہر جانا پڑتا ہے اور رسول اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کو آگے بڑھا کر اس طرح دعائیں مانگی جارہی ہیں کہ

اے اللہ جب تک تیرے نبی ﷺ ہمارے درمیان زندہ تھے انہیں تیرے سامنے کر کے ہم تجھ سے پانی طلب کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کرتا تھا مگر آج تیرے رسول زندہ نہیں اس لئے تیرے نبی ﷺ کے چچا کو تیرے سامنے کر کے ہم تجھ سے پانی مانگتے ہیں اے اللہ تو پانی برسادے، صحابہ کرام نے استسقاء کے لئے نبی اکرم ﷺ کو پکارنا گوارہ نہ کیا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ مردوں کو پکارنا شرک اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مگر آج ہندوستان کا کونہ کونہ اولیاء کرام سے پر ہے، ہر گاؤں میں ایک ولی موجود ہے بعض مقامات پر کئی کئی ولی ملیں گے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ سارے اولیاء ہندوستان و پاکستان میں ہی پیدا ہو گئے تھے، اور بہت سے لوگ بڑے شوق سے ان عبادات میں لگے ہوئے ہیں۔ الحمد للہ سعودی عرب کا پورا علاقہ بتوں کے ان آلائش سے پاک وصاف ہے، اور اپنی خوش نصیبی سے اولیاء کرام کے فیوض وبرکات سے محروم ہے افسوس اس بات پر ہے کہ قبر پرستی میں مبتلا ہونے والے لوگ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بھی کہتے ہیں حالانکہ ان کا یہ طریقہ اہل سنت والجماعت کے طریقے سے بالکل مختلف ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو شرک وبدعات کے کاموں سے محفوظ رکھے، دین کو صحیح طریقے سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ اسی میں ان کی نجات ہے۔

چونکہ گیارہویں کی محفل میلاد، اولیاء کے عرس کے قبیل سے ہے جیسا کہ گیارہویں منانے والے حضرات عبدالقادر جیلانی کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں اور انہیں پیران پیر کے نام سے یاد کرتے ہیں اس لئے خاص طور سے پیر پرستی، قبر پرستی اور عرس وغیرہ کی رد میں بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کسی کی مدد نہیں کر سکتے ہیں اور نہ آپ کی محفل میلاد منائی جاسکتی ہے تو پھر شیخ عبدالقادر یا دوسرے اولیاء کہاں سے مدد کریں گے نیز ان کا عرس یا ان کے نام کی گیارہویں کہاں تک درست ہوسکتی ہے لہذا ہر مسلمان کو ان خرافات سے دور رہنا چاہئے۔

Www.IslamicBooks.Website

اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت ہے

اذان سے پہلے اور اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا عام رواج ہے، خاص طور سے ہندوستان میں یہ بدعت بکثرت پائی جاتی ہے، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے اذان کا جزء سمجھ لیا ہے جس کے چھوڑ دینے سے اذان مکمل نہیں ہوگی اسی وجہ سے موذنین کی تقرری کے وقت متولیان مساجد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی شرط لگا لیتے ہیں اگر کسی وجہ سے موذن نے اذان کے آگے پیچھے صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھی تو پھر خیر نہیں یا تو مسجد کی نوکری سے نکال دیا جاتا ہے یا پھر ذمہ داران مساجد کی ڈانٹ پھٹکار کا نشانہ بنتا ہے حالانکہ اذان سے پہلے اور اس کے بعد صلوٰۃ وسلام جس نوعیت سے پڑھا جاتا ہے نبی ﷺ اور صحابہؓ کرام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے بلکہ بعد کی ایجادات میں سے ہے۔

ناظرین کرام! اس بدعت کی پوری تاریخ آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہوسکے کہ کس طرح سے لوگوں نے اس بدعت کو ایجاد کر کے دین کا ایک جزء بنا دیا ہے، اس بدعت کا آغاز ۷۶۰ھ کے بعد صلاح الدین عبداللہ بن عبداللہ برسی کے ہاتھوں ہوا اس سے پہلے دولت فاطمیہ کے زمانے میں مصر وشام وغیرہ میں اور بہت سی بدعات رائج تھیں یہاں تک کہ اذان میں حی علی الصلوٰۃ کی جگہ حی علی خیر العمل کہا جاتا تھا،

Www.IslamicBooks.Website

پھر جب ۵۶۷ھ میں دولت فاطمیہ پر زوال آیا اور حکومت کی باگ ڈور سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب نے سنبھالی تو حی علی خیر العمل مٹا کر امام شافعیؒ کے مسلک کو رائج کیا اور مکہ والوں کی اذان ہونے لگی نیز ابوالحسن اشعریؒ کے عقائد کو رواج دیا، لیکن ترکوں کے دور میں پھر امام ابوحنیفہؒ کا مسلک رائج ہوا مذہب ابوحنیفہؒ کو اتنی شہرت ملی کہ لوگ اذان و نماز سب میں کوفہ والوں کی تقلید کرنے لگے۔

۷۶۰ سے ۷۹۱ھ تک صرف جمعہ کی رات یعنی عشاء و فجر کی اذان میں صلوٰۃ وسلام پڑھی جاتی تھی، جیسا کہ صلاح الدین عبداللہ برسی نے ایجاد کی تھی، پھر ۷۹۱ھ میں امید منقاش مصر کا والی ہوا جو محمد بن قلاون کے نام سے مشہور ہے جب اس نے موذنین کو جمعہ کی رات میں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے سنا اور اس کے درباریوں میں سے بعض لوگوں نے اس طرح صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو پسند کیا چنانچہ ان کی خواہش و رغبت دیکھتے ہوئے سوال کیا کہ کیا تم لوگ پسند کرتے ہو کہ یہ صلوٰۃ وسلام ہر اذان کے اول و آخر میں کردی جائے، لوگوں نے اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا پھر محمد بن قلاون کو پوری رات نیند نہیں آئی صبح ہوتے ہی محتسب نجم الدین محمد طنبدی کے پاس پہونچا اور کہنے لگا کہ آج رات اللہ کے رسول ﷺ میرے خواب میں آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ صبح جا کر محتسب نجم الدین سے میرا اسلام کہو اور انہیں خبر دے دو کہ تمہارے نبی ﷺ نے ہر اذان کے اول و آخر میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے لہذا وہ ہر موذن کے پاس جا کر کہیں کہ:

Www.IslamicBooks.Website

اپنی ہراذان میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا اضافہ کرلیا کریں ۔چنانچہ نجم الدین طنبدی نے محمد بن قلاون کے حکم سے اس بدعت کو رائج کردیا، جاہل عوام نے تو اس بدعت کو بڑی خوشی سے قبول کرلیا کیوں کہ دیکھنے میں بڑی اچھی لگی ۔ مگر ان نادانوں کو اس بات کا احساس نہ ہوا کہ نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں نیز وفات کر جانے کے بعد بھی خلاف حق کوئی بات نہ کہی، آپ ﷺ صرف وہی کہہ سکتے ہیں جو شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہو اور یہ بدعت کھلے طور پر رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے خلاف ہے، پھر اللہ کے نبی کس طرح محمد بن قلاون کے خواب میں آکر اسے ایجاد کرنے کی وصیت کر گئے وہ بھی انتقال کے لگ بھگ آٹھ سو سال کے بعد۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت بلال حبشیؓ وعبداللہ ابن مکتومؓ جیسے صحابی صرف اذان کے لئے مقرر تھے مگر رسول اکرم ﷺ نے انہیں کبھی بھی اذان کے آگے پیچھے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم نہیں دیا اور آپ ﷺ کے انتقال کر جانے کے بعد بھی اسی (۸۰) سال تک صحابہ کرام زندہ تھے مگر اذان سے پہلے یا اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ضرورت نہیں محسوس کی پھر تابعین کا زمانہ آیا انھوں نے بھی اس کا اہتمام نہیں کیا تبع تابعین سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

مگر آٹھ سو سال بعد نبی ﷺ نے ایک ایسے شخص کے خواب میں آکر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی وصیت کردی جس کے دین ومذہب کا سرے

Www.IslamicBooks.Website

سے پتہ ہی نہیں ہے، علامہ ابن کثیرؒ اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں اس شخص کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

یہ بداخلاق، درہم و دینار کا لالچی، رشوت خور، ظالم وجابر، افعال قبیحہ کا مرتکب اور نہ معلوم کتنے عیوب کا مجسمہ تھا، لیکن اس کے باوجود لوگوں نے اس کے خواب کی تصدیق کر کے اس بدعت کو قبول کرلیا"۔

سب سے پہلے یہ بدعت مصر میں ایجاد ہوئی مگر آج اکثر وبیشتر ان تمام ملکوں میں پائی جاتی ہے جہاں نام نہاد خاندانی مسلمان رہتے بستے ہیں جنہیں مذہب کے بارے میں ذرہ برابر علم نہیں ہے اور مسلمان صرف اس وجہ سے ہیں کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے حتی کہ بعض جاہلوں نے اسے اذان کا جزء بنالیا ہے کہ جس کے چھوڑ دینے سے اذان ادھوری رہ جائے گی اس بدعت کے متعلق علمائے اسلام کے فتاوے بھی ملاحظہ فرمائیں

(۱) حافظ علامہ حافظ ابن حجر سے جب اذان کے آگے پیچھے اس نوعیت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ کھلی ہوئی بدعت اور گمراہی ہے

(۲) امام شعرانیؒ نے اپنے استاذ سے نقل کیا ہے کہ اس زمانے میں صلوٰۃ وسلام جس ڈھنگ سے رائج ہے رسول ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ کے دور میں اس کا رواج نہیں تھا بلکہ مصر کے روافض کی ایجاد کی ہوئی بدعت ہے۔

مصر کے مفتی شیخ محمد عبدہ سے جب اذان سے پہلے اور اس کے

Www.IslamicBooks.Website

بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اذان صرف پانچ فرض نمازوں کے لئے مشروع ہے جس کے کل پندرہ کلمات ہیں اس کا آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے البتہ اس سے پہلے یا بعد میں جو بھی پڑھا جاتا ہے یہ ان بدعات میں سے ہے جنہیں خوش گلوئی اور گانے کے لئے ایجاد کرلیا گیا ہے جو سنت مطہرہ کے بالکل خلاف ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ اذان کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنا مشروع ومسنون ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے پتہ چلتا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اذان کے کلمات سنو تو موذن کی طرح تم بھی کہو اور حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہو، اذان کا جواب دینے کے بعد مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر میرے لئے اللہ سے اس وسیلے کی دعا کرو جو جنت میں ایک مقام ہے اور صرف ایک بندے کو ملے گا مجھے امید ہے کہ میں ہی اس مقام کو پاؤں گا۔

جو شخص میرے لئے اللہ سے اس وسیلے کی درخواست کرے گا تو قیامت کے دن اس پر میری شفاعت حلال ہوگی۔

مذکورہ حدیث بتارہی ہے کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا چاہئے، لیکن زور سے پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے، آہستہ آہستہ درود اور اذان کے بعد والی دعا پڑھ لینی چاہئے۔ اس کے برعکس زور سے پڑھنا یا اس زمانے میں جو طریقہ رائج ہے کہ قوالوں کی طرح لاؤڈ اسپیکر پر کھڑے

Www.IslamicBooks.Website

ہوکر "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلوٰۃ وسلام علیک یا حبیب اللہ" اور نہ معلوم کن کن طریقوں سے درود کے الفاظ گھڑ لئے گئے ہیں جنہیں بڑے خوش الحانی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے سارے طریقے غلط اور ان بدعات میں سے ہیں جو نبی ﷺ کے وفات بعد ایجاد کر لئے گئے ہیں، مذہب اسلام کا ان بدعات سے ادنی تعلق نہیں ہے، اسی وجہ سے دین کی صحیح سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ ان بدعات سے دور رہتے ہوئے لوگوں کو بھی ان کے قریب جانے سے روکتے ہیں،

(ماخوذ از "الابداع فی مضار الابتداع"، شیخ علی محفوظ ص:۱۷۲)

ہندوستان میں بہت سے لوگ بعض عبادات میں مکہ ومدینہ والوں کی تقلید کرتے ہوئے خانہ کعبہ ومسجد نبوی کے اندر، مروجہ تمام مسائل کی موافقت کرتے ہیں، لیکن یہاں پر کسی زمانے میں بھی اذان کے آگے پیچھے صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھی گئی، لہذا انصاف کا تقاضہ ہے کہ اور دوسرے مسائل کی طرح اس مسئلے میں بھی خانہ کعبہ ومسجد نبوی کی طرف رجوع کیا جائے، ویسے حرمین شریفین کے اندر رائج شدہ طریقے دلیل نہیں بن سکتے ہیں جب تک کہ کسی بات پر قرآن واحادیث سے دلیل نہ ہو، اس زمانے میں بعض بدعات خانہ کعبہ میں بھی رائج ہیں جو اپنی جگہ بدعت ہی کہلائیں گی، اگر چہ خانہ کعبہ کے اندر پائی جاتی ہیں لیکن پھر بھی علمائے اسلام ان بدعات کی ہر طرح سے تردید کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور دین میں نئی بات ایجاد کرنے سے محفوظ رکھے۔

Www.IslamicBooks.Website

فضائل محرم ویوم عاشورہ کی بدعت

دوسری بدعات کے ساتھ یوم عاشورہ میں بھی بہت ساری بدعات ایجاد کرلی گئی ہیں، اس روز نہ معلوم کتنی خرافات رونما ہوتی ہیں جو شرک کے درجہ تک پہونچ جاتی ہیں، حالانکہ اس روز صرف روزے کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے اور وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو دریافت کیا کہ تم لوگ اس روز روزہ کیوں رکھتے ہو، یہودیوں نے کہا کہ یوم عاشورہ ہمارے لئے ایک مبارک دن ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے لشکر سے اسی روز نجات دی تھی، جس کے شکریہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا لہذا اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے ہم لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں، اللہ کے نبی نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کی مطابقت کا میں تم سے زیادہ حق دار ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو اس روز روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

ویسے اللہ کے رسول ﷺ ہجرت مدینہ سے پہلے بھی مکہ میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش خاندان کے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جن کے ساتھ اللہ کے نبی بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب مدینہ آئے تو اپنی عادت کے مطابق اس دن روزہ رکھا،

Www.IslamicBooks.Website

اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، یہ محض ایک اتفاق تھا کہ آپ کا روزہ یہودیوں کے روزے کے ساتھ مطابقت کر گیا، لیکن عاشورہ کے ساتھ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک روزہ اور رکھنا چاہئے، جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر آئندہ سال زندہ رہا تو نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا، (مسلم) عاشورہ محرم کے روزے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اس روزے کے متعلق جب اللہ کے نبی ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

یعنی ایک سال میں جتنے گناہ صغیرہ سرزد ہوں گے اللہ پاک اس روزے کے ذریعہ معاف کردے گا۔

لیکن اصل چیز چھوڑ کر بہت ساری بدعات ایجاد کر لی گئی ہیں جن کی سرے سے کوئی اصل ہی نہیں ہے، محض موضوع احادیث کا سہارا لے کر یوم عاشورہ کو عید کا دن بنالیا گیا ہے جس طرح عیدین میں عمدہ کھانے اور اچھے لباس کا اہتمام کیا جاتا ہے، بالکل اسی طرح عاشورہ کے دن بھی طرح طرح کے کھانے اور عمدہ لباس کا انتظام ہوگا چاہے قرض لے کر سہی مگر ضروری ہے۔

حالانکہ یہ خیبر کے یہودیوں کی ایجاد کردہ بدعت ہے، خیبر کے یہود نے سب سے پہلے یوم عاشورہ کو عید کا دن قرار دیتے ہوئے خوشیاں منائی تھیں۔ جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ خیبر والوں نے یوم عاشورہ کو یوم

Www.IslamicBooks.Website

عید قرار دیتے ہوئے اپنی عورتوں و بچوں کو عمدہ عمدہ لباس پہنانے کا بڑا اہتمام کیا تھا، اسی وجہ سے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یوم عاشورہ کے ساتھ ایک روزہ اور رکھ کر یہودیوں کی مخالفت کرو۔

امام شافعیؒ نے فرمایا کہ ابن عباسؓ سے میں نے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ نویں دسویں محرم کا روزہ رکھ کر یہود کی مشابہت سے بچو دوسری روایت میں فرمایا گیا کہ نویں، دسویں یا دسویں، گیارہویں محرم کا روزہ رکھ کر یہود کی مخالفت کرو۔

مذکورہ دونوں حدیثوں کو سامنے رکھتے ہوئے امام شافعی نے تینوں دن کے روزے کو مستحب قرار دیا ہے جیسا کہ "کتاب الام" سے پتہ چلتا ہے، اسی طرح یوم عاشورہ کو غسل و سرمہ وغیرہ کا خاص طور سے بڑا اہتمام کیا جاتا ہے حالانکہ اس سلسلے میں جتنی روایات وارد ہوئی ہیں سب موضوع اور بے بنیاد ہیں، مثلاً ابن عباسؓ کی روایت کہ جو شخص عاشورہ کے دن اثمد کا سرمہ لگائے گا تو کبھی بھی اس کی آنکھ نہیں دکھے گی۔

یہ حدیث موضوع ہے حضرت حسین کو قتل کرنے والوں نے اسے گھڑ کر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

امام احمدؒ نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن سرمہ لگانے کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ سے کوئی اثر نہیں ملتا ہے، لہذا اس دن سرمہ لگانے کا اہتمام کرنا بدترین بدعت ہے، اسی طرح ابوہریرہؓ کی روایت جس میں عاشورہ کے دن غسل و پاکی حاصل کرنے والوں کو پورے ایک سال تک بیمار نہ پڑنے کی

Www.IslamicBooks.Website

بشارت دی گئی ہے اس حدیث کو بھی قاتلین حسینؓ نے گھڑ کر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کردیا ہے۔

چار رکعت نماز والی حدیث جس میں کہا گیا ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۵۱ مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں، اس حدیث کی بھی صحت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے اسی طرح عاشورہ کے دن دریادلی وسخی ہونے والی حدیث جس میں کہا گیا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے بچوں پر دل کھول کر خرچ کرے گا تو پورا سال بڑی وسعت وکشادگی میں رہے گا یعنی اسے کسی چیز کی کمی کا احساس نہ ہوگا۔

مذکورہ روایات کے بارے میں جب امام احمد ابن حنبلؒ سے سوال کیا گیا توانھوں نے فرمایا کہ سرے سے ان کی اصل ہی نہیں ہے، نیز عاشورہ کے دن اہل وعیال پر دل کھول کر خرچ کرنے والی روایت میں ابن عیینہ ہے جس نے ابن منتشر سے روایت کی ہے اور ابن منتشر کوفہ کا رہنے والا تھا اور جس سے اس نے سنا ہے وہ نامعلوم شخص ہے، اس لئے یہ حدیث بھی ناقابل اعتبار ہے، ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ عاشورہ کے دن نہانے اور سرمہ لگانے کی فضیلت میں جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں سب بے بنیاد ہیں، جنہیں حضرت حسین کے دشمنوں نے گھڑ کر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کردیا ہے، جس طرح ان کے چاہنے والوں نے غم وماتم گریہ وزاری اور مرثیہ خوانی کی حدیثیں گھڑ لی ہیں حالانکہ دونوں پہلو کی ساری حدیثیں باطل اور بے بنیاد ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

علامہ ابن عز حنفی نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن روزے کے علاوہ اور کسی چیز کا ثبوت اللہ کے نبی سے نہیں ملتا ہے، حافظ سخاویؒ نے مذکورہ تمام روایات کو موضوع کہا ہے ملا علی قاری حنفی نے ان روایات کو اپنی کتاب الموضوعات میں نقل کیا ہے۔ حافظ سیوطیؒ نے اپنی کتاب الدر المنتشرۃ میں ان روایات پر جرح کرتے ہوئے منکر لکھا ہے، امام جراحی اور حاکم نے بھی موضوع کہا ہے۔

اسی طرح ائمہ اربعہ نے بھی عاشورہ کے دن روزے کے علاوہ بقیہ تمام چیزوں کو بدعت قرار دیا ہے کیونکہ روزے کے علاوہ کسی چیز کا ثبوت نہیں ملتا ہے

اصل میں حضرت حسینؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آجانے کی وجہ سے شیطان مردود کو دو طرح کی بدعت ایجاد کرنے کا بہترین موقعہ مل گیا، پہلی بدعت تو یہ کہ جو لوگ حضرت حسینؓ سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے انہیں ماتم وگریہ وزاری چیخ وپکار اور گریبان چاک کرنے نیز مرثیہ خوانی اور سلف پر لعن طعن کرنے پر ابھارا، اس بدعت کو ایجاد کرکے امت اسلامیہ میں تفریق ڈال کر بہت بڑے فتنے کا دروازہ کھول دیا ہے۔

اور شیطان نے دوسری بدعت حضرت حسینؓ کے مخالفین کی طرف سے ایجاد کرایا، یعنی جب عاشورہ کے دن ان کی شہادت ہوگئی تو پھر اس کی خوشی میں دشمنان حسین نے عاشورہ کو عید وخوشی کا دن مقرر کرلیا اور اس دن کی فضیلت میں بہت سی روایات گھڑ کر لوگوں میں عام کردیا کہ جو شخص

Www.IslamicBooks.Website

عاشورہ کے دن فراخ دلی سے کام لے گا وہ پورا سال خوش رہے گا وغیرہ، وغیرہ یہیں سے شیعہ حضرات دو جماعتوں میں بٹ گئے ایک جماعت نے تو حضرت حسینؓ کی محبت میں غلو سے کام لیا جس کے نتیجہ میں وہ سب کرڈالا جس کا کرنا ناجائز وحرام تھا، اس جماعت کا امیر مختار بن عبید ثقفی رافضی ہے جس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

اور دوسری جماعت جو حضرت علیؓ اوران کی اولاد کی دشمن تھی جنہوں نے شہادت حسینؓ پر خوشی کا اظہار کر کے اس دن کو عید کا دن مقرر کرتے ہوئے ایسی روایات گھڑ لیں جن سے خدا کی پناہ، اس جماعت کا امیر حجاج بن یوسف ثقفی تھا جس کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ بنوثقیف میں ایک شخص پیدا ہوگا جو بہت بڑا فسادی جھوٹا اور خوں ریز ہوگا۔

اور پھر یہیں سے حضرت حسینؓ کی شہادت کے متعلق تین طرح کے نظریئے ہوگئے کچھ لوگوں نے توقتل حسین کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا کیونکہ ان کے گمان کے مطابق حضرت حسین مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنا چاہتے تھے اوراسی تفریق کی بنیاد پر وہ قتل کیئے جانے کے مستحق تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ حضرت حسینؓ یقینی طور پر امام تھے جن کی پیروی کرنا ضروری تھا حتی کہ جمعہ و جماعت میں ان کی امامت نیز جہاد وغیرہ کے لئے ان کی اجازت ضروری تھی۔

اور تیسرے قسم کے لوگوں کا نظریہ مذکورہ دونوں نظریئے سے بالکل

Www.IslamicBooks.Website

مختلف ہے ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت مظلومیت کے عالم میں ہوئی، نہ تو وہ قتل کئے جانے کے مستحق تھے اور نہ ہی امام تھے، البتہ مظلوم ضرور تھے کیونکہ جب راستے میں انہیں مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر ملی تو عبید اللہ بن زیاد کے سامنے تین شرطیں رکھ کر کسی ایک کو منظور کرنے کی درخواست کی مگر انہیں نہ تو مکہ واپس جانے کی اجازت دی گئی اور نہ یزید بن معاویہ کے پاس جانے کا موقعہ ملا اور نہ ہی کربلا کے علاوہ دوسری سمت جانے کی اجازت ملی بلکہ عبید اللہ بن زیاد کی طرف سے انہیں قیدی بنانے کا حکم دیا گیا جس پر وہ تیار نہ ہوئے اور مجبوراً جنگ کرنی پڑی، اور پھر دشمنان اسلام کے ہاتھوں شہید کردیئے گئے، مگر یہ کوئی پہلی شہادت نہیں تھی بلکہ اس واقعہ سے پہلے بڑے بڑے واقعات اور بہت سارے صحابہ کرام کی شہادتیں ہو چکی تھیں، لیکن کسی کی شہادت پر ماتم اور گریہ وزاری نہیں کی گئی، اور نہ ہی خوشیاں منائی گئیں۔ (منہاج السنہ لابن تیمیہ ص: ۵۵۴)

اس لئے شہادت حسین کو بھی ایک المیہ اور حادثہ سمجھ کر اس سلسلے میں خاموش رہنا ہی بہتر ہے جن لوگوں نے محبت اہل بیت کا دعویٰ کر کے امیر معاویہؓ، یزیدؒ اور دیگر صحابہ کرام پر لعن طعن سب وشتم کو کار ثواب اور ایمان کا جزء سمجھ لیا یقینی طور پر سیدھے راستے سے وہ لوگ بھٹک گئے۔

اسی طرح قتل حسین پر خوشیاں منانے والے بھی حق سے کوسوں دور ہیں، مذکورہ دونوں جماعتوں کا موقف غلط اور بے بنیاد نیز دین میں ایسی نئی ایجاد ہے جس کی سرے سے کوئی اصل ہی نہیں ہے، پھر یہ بدعت پوری دنیا

Www.IslamicBooks.Website

میں رائج ہوگئی کسی زمانے میں اس کے شکار صرف روافض شیعہ اور یہودی تھے ، مگر آج مسلمانوں کا ایک بھاری طبقہ جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے پھر بھی بری طرح اس بدعت کے زد میں آ گیا ہے اور جسے ثواب کی نیت سے عاشورہ کے دن بڑے ذوق وشوق سے کر رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین حقہ کی صحیح سمجھ عطا فرمائیے۔

ناظرین کرام ! آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ عاشورہ کے دن روزے کے علاوہ جو بھی کیا جائے کھلی ہوئی بدعت ہے جس کا انجام بڑا بھیانک ہوگا لہذا اس بدعت میں مبتلا ہونے والوں کی کثرت وزیادتی دیکھ کر آپ کو دھوکہ نہیں ہونا چاہئے ، کیونکہ حق کی معرفت کرنے والوں کی کثرت سے نہیں بلکہ ٹھوس دلائل سے ہوتی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

عبادات میں زبان سے نیت کرنا بدعت ہے

عبادات میں زبان سے نیت کرنا بھی ان بدعات میں سے ہے جسے لوگوں نے اپنی طرف سے ایجاد کرلیا ہے، نبی ﷺ خلفائے راشدین، صحابہؓ کرام اورتابعین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے، صرف حج میں اللہ کے رسول ﷺ احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ جس کی نیت ہوتی تھی زبان سے نیت کر کے تلبیہ پڑھتے تھے بقیہ کسی بھی عبادت میں زبان سے نیت کرنے کا ثبوت نہیں ملتا ہے، علامہ ابن القیم الجوزیہ زادالمعاد میں رقمطراز ہیں:

''کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو صرف اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لیتے تھے تکبیر تحریمہ سے پہلے کچھ نہیں کہتے تھے، اور نہ کبھی زبان سے نیت کرتے تھے، کہ میں قبلہ کی طرف رخ کر کے فلاں امام کے پیچھے یا امام بنکر چار رکعت نماز پڑھنے جارہا ہوں''۔

علامہ عبدالقادر بدران نے اپنی کتاب ''المدخل'' میں لکھا ہے کہ امام یا مقتدی دونوں کے لئے زبان سے نیت کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ نبی ﷺ، خلفائے راشدین اور صحابہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے اس کے باوجود اگر کسی نے زبان سے نیت کرنے پر اصرار کیا تو یہ اس کی جہالت کا کھلا ہوا ثبوت ہوگا کیونکہ زبان سے نیت کرنے کے متعلق کوئی ضعیف اور مرسل روایت بھی نہیں ملتی ہے، تابعین میں سے بھی کسی نے اسے اچھا

Www.IslamicBooks.Website

نہیں سمجھا ہے نیز چاروں اماموں نے زبان سے نیت کرنے کو غیر مشروع قرار دیا ہے البتہ امام شافعیؒ کے قول "ولا یدخل احد الابذکر" سے بعض متاخرین کو دھوکہ ہوگیا ہے جنہوں نے "الا بذکر" سے نیت بلسان سمجھ لیا حالانکہ امام شافعیؒ نے "الا بذکر" سے تکبیر تحریمہ مراد لیا ہے، یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے اللہ اکبر کہنا ضروری ہے اور تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز میں گفتگو وغیرہ حرام ہو جاتی ہے نیز اب آدمی مکمل طور سے نماز کی حالت میں ہوگیا اس کے لئے کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، ہنسنا، بولنا سلام پھیرنے تک حرام ہوگیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ امام ومقتدی سب کو صرف تکبیر تحریمہ پر اکتفا کرنا چاہئے البتہ امام تکبیر تحریمہ ذرا بلند آواز سے کہے تاکہ مقتدیوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز شروع ہو چکی ہے۔

لیکن آج معاملہ اس کے برعکس ہے لوگ زبان سے نیت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس کے بغیر ان کی نماز مکمل نہیں ہوگی، اور اگر کسی نے انہیں اس بدعت سے روکنے کی کوشش کی تو کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ نیت کے بغیر اگر نماز پڑھ لی گئی تو کیسے معلوم ہوگا کہ کون سی نماز اور کتنی رکعت نیز کس امام کے پیچھے ادا کی گئی ہے۔

عوام کی بات تو درکنار پڑھے لکھے حضرات جن کا شمار علماء میں ہوتا ہے وہ لوگ بھی اس بدعت میں مبتلا ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر عمل کی مقبولیت اور اس پر ثواب وعقاب کا مرتب ہونا نیت پر موقوف ہے، عمل کرنے والے کی جیسی نیت ہوگی بالکل اسی کے مطابق وہ جزاء کا مستحق ہوگا

Www.IslamicBooks.Website

اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے دل میں جو بات پیدا ہوگئی یہی اس کی نیت ہے، اگر کسی شخص نے برائی کرنے کے لئے زبان سے نہیں کہا لیکن دل میں سوچ کر برائی کرڈالی اور توبہ کرنے سے پہلے فوت ہوگیا تو اسے ضرور اس کی سزا ملے گی حالانکہ اس نے زبان سے برائی کرنے کی نیت نہیں کی تھی ،صرف دل میں سوچ کر برائی کی تھی۔

اسی طرح اگر کسی نے زبان سے ایک ہزار مرتبہ نیت کر کے کوئی نیکی کی مگر دل سے اس کا ارادہ نہیں ہے تو پھر اس نیکی کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ثواب ملے گا جیسا کہ منافقین کے متعلق کہا گیا کہ یہ لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے دل ایمان سے خالی ہیں اور یہ لوگ سراسر جھوٹ بولتے ہیں آپ ان کی زبان کا اعتبار نہ کریں مذکورہ سطور سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی اور عبادات کے لئے دل سے نیت کرنا ضروری ہے نہ کہ زبان سے کیونکہ نیت دراصل دل کے ارادے کا نام ہے جو شخص ظہر کی اذان سن کر گھر سے نکل کر مسجد کی طرف روانہ ہوا اور دل میں سوچ کر نکلا ہے کہ نماز ظہر کے لئے چل رہا ہوں ،تو اگر چہ اس نے گھر میں یا راستے میں زبان سے نیت نہیں کی ہے کہ میں ظہر کی فرض چار رکعت پڑھنے جارہا ہوں ،مگر چونکہ نماز ظہر کے ارادے سے نکلا ہے اس لئے زبان سے نیت کئے بغیر اسے نماز کا پورا ثواب ملے گا بشرطیکہ نماز صحیح طریقے سے ادا کرنے جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

زبان سے نیت کرنا کئی وجوہ سے غلط ہے

(۱) پہلی وجہ تو یہ کہ نبی ﷺ، صحابہ وتابعین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے اس کے باوجود اگر کسی نے زبان سے نیت کرنے کو صحیح سمجھا تو گویا کہ وہ شخص رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے زیادہ دین کو سمجھتا ہے۔ اور اگر ایسی بات نہیں ہے تو اس نے دین میں نئی چیز ایجاد کی جو کھلی ہوئی بدعت وگمراہی اور جہنم میں لے جانے والی ہے۔

(۲) دوسری وجہ یہ کہ زبان سے نیت کر کے اللہ تعالیٰ کو بتا رہا ہے کہ میں چار رکعت فلاں امام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر اے اللہ تیرے لئے ادا کرنے جا رہا ہوں اس کے اس طرح نیت کرنے سے معلوم ہوا کہ نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ بہرہ اور لوگوں کے احوال سے ناواقف بھی ہے جسے بتانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے پھر قرآن پاک کی اس آیت کا کیا حال ہوگا جس میں فرمایا گیا کہ ”انہ علیم بذات الصدور“ اللہ تعالیٰ سینوں کے راز سے واقف ہے اے لوگو! تمہارے دل میں جو بات پیدا ہوتی ہے زبان پر لانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔

(۳) تیسری وجہ یہ کہ زبان سے نیت کرنے سے مسجد میں دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوگی، جو لوگ نماز میں ہوتے ہیں اگر کوئی شخص ان کے پاس آکر جلدی جلدی بلند آواز سے نیت کرنا شروع کر دے تو پھر یقینی طور پر دوسرے نمازیوں کی توجہ اس کی طرف بٹ جائے گی جس کی وجہ سے ان کی نماز میں

Www.IslamicBooks.Website

خلل ہوگا، حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے نماز کے وقت مسجد میں بلند آواز سے ذکر اور تلاوت قرآن سے منع فرمایا ہے، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی مسجد میں معتکف تھے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہوئے سن کر باہر نکل آئے اور فرمایا کہ اے لوگو تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے اس لئے آپس میں آواز بلند کر کے ایک دوسرے کو تکلیف مت پہونچاؤ تم لوگ اپنے دل میں ذکر اور تلاوت کرو۔ (ابوداؤد) جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے جیسا کہ ابن مسعود وغیرہ کی روایات سے پتہ چلتا ہے مگر اس کے باوجود بلند آواز سے تلاوت سے منع کیا گیا ہے کیونکہ دوسرے نمازیوں کی توجہ تلاوت کرنے والوں کی طرف ہوجائے گی جس کی وجہ سے وہ خود گنہ گار ہوں گے اور تلاوت کرنے والوں کو بھی گنہ گار بنائیں گے۔

حضرت علیؓ سے آپ نے فرمایا کہ جہاں لوگ نماز پڑھ رہے ہوں اپنی تلاوت اور دعا کے ساتھ آواز مت بلند کرو، کیونکہ ان کی نماز میں خلل واقع ہوگا، تو جب نمازیوں کے پاس تلاوت قرآن اور ذکر کے لئے آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا تو پھر اس بدعت کی کیا حیثیت ہے جس کی سرے سے کوئی اصل ہی نہیں ہے۔

(۴) چوتھی وجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ زبان سے نیت کرنے کے چکر میں سورہ فاتحہ اور کبھی کبھی پہلی رکعت کے ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں، ابھی ان کی نیت نہیں مکمل ہوئی کہ پہلی رکعت ختم ہوگئی حالانکہ اللہ کے نبی نے فرمایا

Www.IslamicBooks.Website

کہ جب فرض نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو کسی تاخیر کے بغیر جماعت میں شامل ہو جاؤ حتی کہ اگر کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہو تو اسے توڑ کر جماعت میں شریک ہو جاؤ۔ جب نماز توڑ دینے کا حکم دے دیا گیا تو پھر زبان سے نیت کرنے کی کیا حیثیت ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ سے نوازے۔

برادران اسلام!

مذکورہ بدعات عام طور پر ہندوستان میں بکثرت پائی جاتی ہیں جنہیں ختم کرنے کے لئے علمائے اسلام نے اپنے اپنے دور میں کوششیں کرڈالی اور برابران کی تردید کرتے رہے مگر ہر زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی پائے گئے جنہوں نے ان خرافات کو اپنی روزی کا ذریعہ بنایا اسی وجہ سے جب بھی ان بدعات کے خلاف آواز اٹھائی گئی تو فوراً ان دین فروشوں نے ان کی مخالفت کی اور لڑنے مرنے تک کے لئے تیار ہو گئے اور علمائے حق کے خلاف نہ معلوم کتنی افواہیں اور پروپگنڈے کرڈالے پھر جاہل عوام ان پیٹ بھرو اور دین فروش ملاؤں کے چکر میں آکر دھوکہ میں پڑ گئے جس کی وجہ سے وہ بدعت جیسی کی ویسی رہ گئی جسے لوگ ثواب سمجھ کر بڑے شوق سے کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں

حالانکہ حقیقت کچھ اور ہے جس سے لوگ غافل ہیں، اس سے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ کسی کام کے کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر اس کام کو صحیح نہیں سمجھ لینا چاہئے بلکہ صحیح ہونے کے لئے شرعی دلائل کا ہونا ضروری

Www.IslamicBooks.Website

اور یہ زمانے کا دستور ہے کہ حق پر قائم رہنے والوں کی تعداد ہر زمانے میں کم رہی ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کے خلاف آواز اٹھانے والے ذرہ برابر ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی، مذکورہ حدیث کی روشنی میں تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے دور مبارک سے لے کر آج تک حق پر قائم رہنے والوں کی تعداد ہر زمانے میں کم رہی ہے اور علمائے حق نے ہر دور میں شرک وبدعت کی بھرپور تردید کی ہے، جن میں خاص طور سے ائمہ اربعہ علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم الجوزیہ، شیخ محمد بن عبدالوہاب، ملک عبدالعزیز، ملک فیصل، اور معاصرین میں علامہ عبدالاحد ناصر السعدی، علامہ عبدالعزیز ابن باز ،علامہ ابن عثیمن ،علامہ عبداللہ بن جبیر، شیخ البانی، بکر بن عبداللہ ابوزید وغیرہ کی خدمات قابل ذکر ہیں ،اسی طرح ہندوپاک میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، امیر حسن سہسوانی، بشیر قنوجی، ثناء اللہ امرتسری، شمس الحق ڈیانوی، حافظ عبداللہ غازی پوری، محمد حسین بٹالوی، عبداللہ غزنوی، محمد جوناگڈھی، ابوالقاسم سیف بنارسی، عبدالعزیز رحیم آبادی، عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری، قاضی سلیمان منصور پوری، صادق سیالکوٹی، اسماعیل گوجرانوالہ، محمد حنیف بھوجیانوی، احسان الٰہی ظہیر، شیخ عبیداللہ مبارکپوری وغیرہم کی دینی خدمات نمایاں ہیں۔

عجیب بات تو یہ ہے کہ طرح طرح کی بدعات میں مبتلا رہنے

Www.IslamicBooks.Website

والے حضرات بڑے دعوے کے ساتھ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت اور نجات یافتہ گروہ بھی ثابت کرتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کے منہج سے یہ لوگ کوسوں دور ہیں کیونکہ زبان سے دعویٰ کرنے سے کوئی شخص اہل سنت والجماعت میں سے نہیں ہوگا اللہ کے رسول ﷺ نے اہلِ سنت والجماعت کا منہج اور نجات پانے والی جماعت کی نشاندہی کردی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں ۷۲ فرقے ہو گئے تھے لیکن میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں ۷۲ جہنمی اور ایک جنتی ہوگی، صحابہؓ کرام نے سوال کی کہ جنت میں جانے والی کون سی جماعت ہوگی تو آپ نے فرمایا کہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والے نجات یافتہ ہیں۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف نبی ﷺ اور صحابہؓ کرام کے طریقے پر چلنے سے نجات مل سکتی ہے اور اسی نہج پر چلنے والے اہل سنت والجماعت کہلا سکتے ہیں کیونکہ سنت والجماعت کا یہی مفہوم ہے۔ سنت اسے کہتے ہیں جسے اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے قول وعمل سے مشروع قرار دیا ہے اور صحابہ کرام کے اجماع کا نام جماعت ہے، اہل سنت والجماعت کا مفہوم سامنے رکھ کر انصاف کا خیال کر کے ہر شخص کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا وہ درحقیقت اہل سنت والجماعت میں سے ہے یا اس کا طریقہ کچھ اور ہے جو اہل سنت والجماعت کے طریقے سے مختلف ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سلف صالحین کے منہج پر چلنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشے۔

Www.IslamicBooks.Website

زیر نظر کتاب جس میں چند بدعات کی نشاندہی کردی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ جملہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچائے اور سماحۃ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ کو جزائے خیر دے جنہوں نے محفل میلاد النبی کی تردید میں پوری معلومات فراہم کردی ہے جو حق تلاش کرنے والوں کے لئے کافی ہے، البتہ ایک بات قابل ذکر ہے جس کی طرف حضرت الشیخ نے اشارہ نہیں کیا ہے وہ یہ کہ محفل میلاد النبی کی بدعت کب ایجاد ہوئی نیز اس کا موجد کون ہے؟ اس سلسلے میں علامہ ابوشامہ اپنی کتاب الباعث علی انکار البدعہ والحوادث میں رقمطراز ہیں کہ

"عمر بن محمد ملا نے سب سے پہلے مقام موصل میں اس بدعت کو ایجاد کیا پھر بعد میں مقام اربل وغیرہ کے لوگوں نے اس کی تقلید کرتے ہوئے ہر سال میلاد النبی کی محفل منعقد کرنا شروع کردیا جو آج تک رائج ہے۔ (مرآۃ الزماں)

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ محفل میلاد النبی کی بدعت فاطمیوں نے ایجاد کی ہے جیسا کہ شیخ علی محفوظ نے اپنی کتاب "الابداع فی مضار الابتداع" میں اس کا تذکرہ کیا ہے وہ فرماتے ہیں: کہ چوتھی صدی ہجری میں دولت فاطمیہ کے خلفاء نے سب سے پہلے چھ اشخاص کی محفل میلاد ایجاد کر کے لوگوں کو اس کی طرف راغب کیا، چنانچہ قاہرہ میں سب سے پہلے اس بدعت پر عمل ہوا اس وقت رسول اکرم ﷺ کی محفل میلاد کے ساتھ حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین اور خلیفۂ وقت کی محفل میلاد منائی

Www.IslamicBooks.Website

جاتی تھی، کچھ دنوں کے بعد یہ بدعت مٹادی گئی تھی، لیکن ۵۲۴ھ ہجری سے پھر جاری کردی گئی جیسا کہ مقریزی نے اپنی ''خطوط'' میں فلشقندی نے صبح الاعشی میں اور دوسرے مورخین نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے پھر ساتویں صدی ہجری میں ملک مظفر نے مقام اربل میں اس بدعت کو ایجاد کیا اور اسی نے اذان کے آگے پیچھے صلوٰۃ پڑھنے کی بھی بدعت ایجاد کی تھی، جیسا کہ وفیات الاعیان وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے، مختصر یہ کہ چاہے ملک مظفر اس کا موجد ہو یا عمر بن محمد ملا، یا فاطمی حضرات بہر حال اس کا شمار بدعت وگمراہی میں ہوگا کیونکہ نبی ﷺ کے انتقال کے چار سو سال کے بعد کی ایجاد شدہ ہے اور اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے، کرنے والوں کی تعداد چاہے کتنی زیادہ کیوں نہ ہو۔

اسی طرح شب برأت کی محفل یا اس رات میں کسی طرح کی عبادت وریاضت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے جیسا کہ شیخ نے اس کے ہر پہلو پر کافی روشنی ڈالی ہے البتہ ماہ شعبان اور شب برأت کی فضیلت بعض احادیث سے ثابت ہے جن میں سے چند احادیث نقل کررہا ہوں۔

(۱) ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہوین شعبان کی رات میں بندوں کی طرف توجہ کرکے مومنین کی مغفرت اور کافروں کو ڈھیل دیتا ہے اور بغض وحسد والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ (طبرانی بیہقی السنۃ لابن ابی عاصم) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہتے ہوئے صحیح الجامع ص ۷۸۳ اور سنسلۃ

Www.IslamicBooks.Website

الاحادیث الصحیحۃ ص:۱۱۴۳میں ذکر کیا ہے۔

(۲) معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات میں بندوں کی طرف توجہ کر کے مشرک ومشاقین کے علاوہ سب کی مغفرت کردیتا ہے، طبرانی، ابن حبان۔ علامہ البانی نے اس حدیث کی تصحیح کرے ''صحیح الترغیب'' میں نقل کیا ہے

(۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کبھی کبھی ماہ شعبان کا پورا روزہ رکھتے چلے جاتے تھے اور کبھی ایک بھی نہیں رکھتے تھے ویسے رسول ﷺ شعبان کا روزہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے بہ نسبت زیادہ پسند کرتے تھے، مسند احمد طبرانی، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے اور صحیح الترغیب میں نقل کیا ہے۔

(۴) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ رمضان کے علاوہ اور دوسرے مہینوں کی بہ نسبت شعبان میں زیادہ روزہ رکھتے تھے۔ (بخاری مسلم ابوداؤد نسائی)

مذکورہ روایات سے اس ماہ میں صرف روزے اور پندرہویں رات کی فضلیت کا ثبوت ملتا ہے اس کے علاوہ محفل منعقد کرنے یا کسی طرح کی عبادت کیلئے شب بیداری وغیرہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں مل رہی ہے اس لئے اس رات کی محفل یا عبادت کا شمار بدعت میں ہوگا جس سے مسلمان کو بچنا ضروری ہے۔

اسی طرح محفل شب معراج کی مشروعیت ثابت کرنے کی غرض

Www.IslamicBooks.Website

سے رجب کے پورے مہینے کی فضیلت میں بے شمار روایات گھڑی گئی ہیں جن میں سے کسی حدیث کا ثبوت اللہ کے نبی ﷺ سے نہیں ملتا ہے ویسے شب معراج کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے جیسا کہ شیخ موصوف نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس رات کی تعیین کے سلسلے میں اہل علم نے بڑا اختلاف کیا ہے کسی نے کہا کہ ہجرت سے ایک سال پہلے ۲۷ ربیع الاول کو معراج ہوئی کسی نے ہجرت سے ایک سال پہلے ۱۷ ربیع الاول بتایا کسی کے نزدیک نبوت کے پانچ سال بعد معراج ہوئی اور بعض لوگوں نے ۲۷/ رجب کی رات کو معراج کی رات کہا ہے حالانکہ ۲۷/ رجب کی رات کے متعلق صحیح وضعیف تو درکنار کوئی موضوع روایت بھی نہیں ملتی ہے اور نہ سلف صالحین میں سے کسی نے ۲۷ ویں رجب کی رات کو شب معراج کہا ہے۔

۱۷ اور ۲۷ ربیع الاول کے سلسلے میں تو بعض ضعیف روایات مل بھی رہی ہیں مگر ۲۷ رجب کے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی ہے اس کے باوجود اکثر لوگ ۲۷ ویں رجب کی رات کو شب معراج سمجھتے ہیں اور کذابوں نے اس کی فضیلت میں بے شمار روایات گھڑ کر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کردیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان تمام روایات کی حقیقت اور ان کے گھڑنے والوں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے

قارئین حضرات کی معلومات کے پیش نظر ان میں سے بعض احادیث نقل کی جارہی ہیں۔

(۱) جو شخص رجب کا ایک روزہ رکھے گا تو اسے سال بھر روزہ رکھنے کا ثواب

Www.IslamicBooks.Website

ملے گا ماہ رجب کا سات روزہ رکھنے سے جہنم کا دروازہ بند ہو جائے گا جو شخص رجب کا آٹھ روزہ رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے دس روزہ رکھنے والے کی ساری خواہش پوری کر دی جائے گی پندرہ روزہ رکھنے سے گزرے ہوئے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے ماہ رجب میں حضرت نوح کشتی پر سوار ہوئے اور اس دن روزہ رکھا نیز اپنے ساتھیوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔

اس حدیث کا راوی عثمان بن مطر ہے جسے ابن حبان نے کذاب کہا ہے اور اس کے ضعف پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے اس حدیث کا دوسرا راوی عبدالغفور ہے جس کے متعلق ابن معین نے کہا کہ اس حدیث کی کوئی اہمیت نہیں ہے امام بخاری نے اسے متروک اور ابن حبان نے حدیث گھڑنے والوں میں شمار کیا ہے ابن عدی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(۲) یقیناً ماہ رجب میں نیکیاں دوگنا ہو جاتی ہیں اس کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اس ماہ میں سات روزہ رکھنے والوں پر جہنم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے آٹھ روزہ رکھنے والوں پر جنت کے آٹھویں دروازے کھول دیئے جائیں گے دس روزہ رکھنے سے ہر خواہش پوری ہو گی پندرہ روزہ رکھنے سے گذشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے ماہ رجب میں حضرت نوح کشتی پر سوار ہوئے اسی ماہ میں آدم اور قوم یونس کی توبہ قبول ہوئی نیز حضرت موسیٰ نے دریائے نیل پار کیا ابراہیم و یحییٰ علیہ السلام اسی ماہ میں پیدا ہوئے علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے

Www.IslamicBooks.Website

اس کا راوی عثمان بن عطاء ضعیف ہے اس کا دوسرا راوی محاربی مدلس ہے۔
(۴) اسی ماہ رجب کے پہلے جمعہ کو مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعت والی نماز والی حدیث موضوع ہے اس کے سب راوی مجہول ہیں چار رکعت والی نماز جس کی پہلی رکعت میں سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھی جانے والی حدیث بھی موضوع ہے اس کے اکثر راوی مجہول اور عثمان متروک الحدیث ہے۔ مثال کے طور پر چند احادیث ذکر کردی گئیں مزید معلومات کے لئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تبیین العجب بما ورد فی شھر رجب'' کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ جملہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچائے اور اسلام کو صحیح طریقے سے سمجھنے کی توفیق بخشے۔

وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

سرزمین علم وفن اور علوم کتاب وسنت کے مرکزی شہر مئوناتھ بھنجن میں

اسلامی کتابوں کا عظیم مرکز

مکتبۃ الفہیم

اہل حدیث اکیڈمی مئو، دارالمعارف بمبئی، دارالکتب الاسلامیہ دہلی، اسلامی اکیڈمی دہلی، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی، الکتاب انٹرنیشنل دہلی، مکتبہ ترجمان دہلی، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی، اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی، مکتبہ نوائے اسلام دہلی، مکتبہ مسلم بربرشاہ سرینگر، اشرفی بک ڈپو دیوبند، زکریا بک ڈپو دیوبند، مکتبہ ندویہ لکھنؤ، مکتبہ سلفیہ بنارس وغیرہ کی جملہ مطبوعات کے علاوہ مدارس عربیہ میں داخل نصاب کتابیں اوران کی شروحات نہایت ہی مناسب قیمت پر سپلائی کی جاتی ہیں۔

کتابوں کے تاجر، مدارس کے اساتذہ وطلباء کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر رابطہ قائم کریں، کتابیں بذریعہ V.P.P ڈاک بھی روانہ کی جاتی ہیں۔

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

PH.(0547)226941

Maktaba Al- Faheem

Mirzahadipura Chowk

Mau Nath Bhanjan U.P

Www.IslamicBooks.Website

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لیے کوشاں

ہماری بعض اہم

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

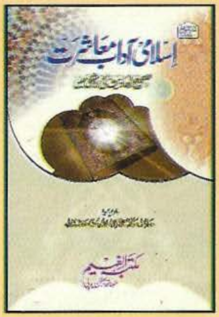

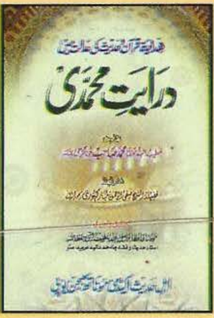

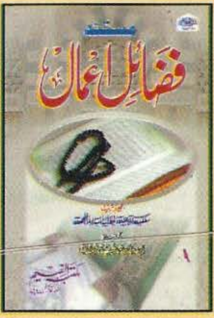

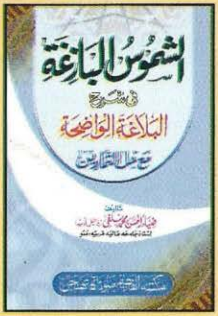

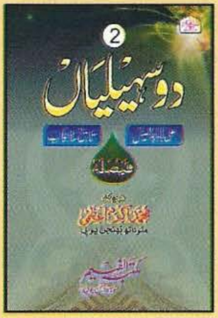

- جاذبِ نظر سرورق
- نفیس کاغذ
- عمدہ طباعت
- معیاری جلد بندی
- مناسب قیمت

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor; Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email : maktabaalfaheemmau@gmail.com
www.maktabaalfaheemislamicbooks.com

PRINT ART Delhi- Ph. 23634222, Fax : 23514266

Www.IslamicBooks.Website